بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعوتِ اسلامی کے رسالے "ٹی. وی. اور موی" کی خطاؤں پر
تنبیہ

بنام

شعاعی پیکر کا حکم

تالیف

مفکر قوم و ملت فخر اہل سنت حضرت علامہ مولانا
فخر الدین احمد قادری مصباحی صاحب ناگپوری
(خلیفہ حضور تاج الشریعہ دام ظلہ)

ناشر

رضا اکیڈمی
مسلم قبرستان گیٹ، مومن پورہ، ناگپور

Abdul Wakeel Razvi Ismaili
(President : RAZA ACADEMY, Nagpur)
Cell : 09923022868.



نام کتاب : شعاعی پیکر کا حکم

مولف : مولانا فخر الدین احمد القادری المصباحی

Cell:09422119472,09325728335

کمپوزر : محمد صلاح الدین رضوی واسطی، بھالدار پورہ، ناگپور

Cell:09326951765

سنِ اشاعت (طبع اوّل): ۲؍شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ بمطابق ۵؍اگست ۲۰۰۸ء

سنِ اشاعت (طبع دوّم): ۲۶؍جمادی الاول ۱۴۳۰ھ بمطابق ۲۲؍مئی ۲۰۰۹ء

تعداد : طبع اول : ۱۰۰۰ (ایک ہزار)

طبع ثانی : ۲۰۰۰ (دو ہزار)

قیمت : ۲۰؍روپے

﴿ملنے کے پتے﴾

آفس انجمنِ غوثیہ رضویہ بھالدار پورہ، ناگپور

تاج بک ڈپو مومن پورہ، ناگپور

لطیفیہ بک ڈپو مومن پورہ، ناگپور

آفس رضا اکیڈمی، قبرستان روڈ، مومن پورہ، ناگپور

اسلامک پبلیکیشن گلی سروتے والی، مٹیا محل، دہلی

البرکات دار الکتب حسینیہ مسجد، نیا اسلام پورہ، مالیگاؤں، ناسک

مضامین

صفحہ نمبر

علمائے اہلسنت کی بارگاہ میں شہر ناگپور کی متعدد انجمنوں کی جانب سے

گزارش نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

علمائے اہلسنت کی خدمت میں گزارش ہے کہ ایک رسالہ جس کا نام "ٹی۔وی اور مووی" ہے۔ جو دعوت اسلامی کے "مکتبۃ المدینہ" کے "شعبہ اصلاحی کتب" سے چھپا ہے۔ جسکو دعوت اسلامی کے مفتیوں کی ایک مجلس "مجلس المدینۃ العلمیہ" نے ترتیب دیا ہے اور دعوت اسلامی کی "مجلس تفتیش کتب" نے اپنی مہر اور تاریخ کے ساتھ تصدیق بھی کی ہے۔ اس رسالے کے مندرجات میں ایک فتویٰ ہے جس کے مفتی خود دعوت اسلامی کے مبلغ اور مولانا الیاس قادری ہی کے مرید بھی ہیں۔

اس رسالے میں ایک خواب اور دو چار شخصی واقعات کا سہارا لے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ "ٹی۔وی، مووی" جائز ہے۔ نہ صرف جائز بلکہ اس سے دعوت اسلامی کا کام جلد ہی بہت دور دور تک پھیل سکتا ہے۔ اسلئے اس کا استعمال موجودہ دور میں لازمی و ناگزیر ہے۔

اس میں یہ بھی تاثر دیا گیا ہے کہ لوگ جب اسکرین پر مولانا الیاس قادری کا دیدار کریں گے تو انکے دیدار ہی کی تاثیر سے ہزاروں لوگ تائب ہو جائیں گے۔ اس کتاب کے اسی مضمون کا سہارا لے کر دعوت اسلامی کے مبلغین ایک سی۔ڈی۔ جو "دیدار عطار" کے نام سے مارکیٹ میں لائی گئی ہے یہ کہہ کر عام کر رہے ہیں کہ "سی۔ڈی۔ لے جاؤ، حضرت صاحب کا دیدار کرو۔ جو حضرت صاحب کا دیدار کر لیتا ہے وہ جنتی ہو جاتا ہے۔"

اس رسالے میں یہ بھی تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ آج اسلام دشمن طاقتیں ٹی۔وی، کے ذریعے اسلام کے خلاف زہر اگل رہی ہیں۔ اسکا جواب دینے کے لئے ٹی۔وی۔ مووی کا جائز

ہونا ضروری ہے۔

ٹی۔وی، مووی دیکھنے کی ترغیب دینے والے اس رسالے کے صفحہ (ا) پر لکھا ہے کہ "لاکھ شیطان سستی دلائے اس رسالے کو اوّل تا آخر ضرور پڑھیں۔" اس سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ٹی۔وی، مووی "نہ دیکھنا" شیطانی کام ہے اور دیکھنا رحمانی کام ہے۔اسی لئے ٹی۔وی، مووی دیکھنے اور اسے جائز بولنے کی ترغیب کے موقعے پر شیطان سستی ضرور دلائے گا۔

اس رسالے کے سرورق پر لکھا ہے کہ "شعبہ اصلاحی کتب" یعنی یہ رسالہ "اصلاح" کرنے کی غرض سے شائع کیا جارہا ہے۔جبکہ عدم جواز کے قائلین اکابر علمائے اہل سنت ہی ہیں۔اب یہ عطاری مفتیوں کی ٹولی انکی بھی "اصلاح" کرنے نکلی ہے۔

اس رسالے میں جو فتویٰ دیا گیا ہے اسمیں انہوں نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا ایک قول نقل کر کے خود ہی اسکا ترجمہ بھی کیا ہے۔ترجمہ میں ایک جگہ خیانت کی "ولا الشبح المنطبع فیھا" کا ترجمہ کر دیا "نہ اس میں کوئی تصویر چھپی ہوئی ہوتی ہے"۔

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے فتویٰ کا ایک اقتباس بھی اسی رسالے میں منقول ہے۔ان دونوں مقدس فتاویٰ سے عطاری مفتی نے یہ نتیجہ نکالا کہ "شعاعوں سے بننے والی شبیہ عکس ہوتی ہے، تصویر نہیں"۔

ایر پورٹ وغیرہ پر کیمرے لگے ہونے کی صورت میں اکابر علماء کے وہاں سے گزرنے کو جواز کی دلیل بنایا ہے اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ مووی کو اگر جائز نہیں کہا جائیگا تو یہ متعدد علمائے اہل سنت جو مذہبی دوروں پر بیرون ملک جاتے ہیں سب گنہگار ہوجائیں گے اور یہ بھی سمجھایا گیا ہے کہ جو ٹی۔وی کو ناجائز کہتے ہیں، وہ لوگ ان سب علماء کو گنہگار تسلیم کرتے ہیں اور الٹی عقل والے لوگ ہیں۔

بصد ادب واحترام دریافت طلب امور یہ ہیں کہ

ا) جس چیز کے عدم جواز کا فیصلہ ہمارے اکابر علماء کر چکے ہیں، خوابوں کے ذریعے اس کے جواز کی راہ

ہموار کرنے والوں کا کیا حکم ہے ؟

۲) مولانا الیاس قادری کے ٹی۔وی، اور مووی کے توسط سے ہونے والے دیدار کو حقیقی دیدار مان لینا اور اسکے فیضان سے لوگوں کے تائب اور جنتی ہونے کی بات کہنے، لکھنے اور تقریر میں بیان کرنے والوں کا کیا حکم ہے ؟

۳) اسلام دشمن طاقتوں کے ٹی۔وی پر اسلام کے خلاف زہر اگلنے سے کیا ٹی۔وی مطلقاً جائز ہو جائیگا؟ تصویر کا حکم ہی بدل جائیگا؟ بقدر ضرورت جواب دینے کی اجازت ہوگی یا نہیں؟ بیان فرمائیں کرم ہوگا۔

۴) ٹی۔وی، مووی نہ دیکھنے اور اسکو ناجائز کہنے کو "شیطانی کام" کا تاثر دینے والوں پر شرعاً کیا حکم ہے؟ اقوال فقہا کی روشنی میں بیان فرمائیں، کرم ہوگا۔

۵) جو لوگ عوام کی "اصلاح" کا بہانہ لے کر اٹھے اور اب اکابر علمائے اہلسنت کی "مسائل شرعیہ" میں اصلاح کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ حالانکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے اقوال کے ترجمہ کی بھی صلاحیت ان میں نہیں ہے۔ کیا انکو علما یا عوام کی "اصلاح" کی اجازت دی جا سکتی ہے یا نہیں؟ بیان فرمائیں کرم ہوگا۔

۶) کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے کسی بھی قول سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شعاعوں سے بننے والی شبیہ تصویر کے حکم میں نہیں ہوتی ہے، بلکہ وہ آئینے کے عکس کے حکم میں ہوتی ہے؟ بیان فرمائیں کرم ہوگا۔

۷) حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے فتویٰ میں جو "خطوط شعاعی" کے الفاظ آئے ہیں اسکا کیا مطلب ہے؟ کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ "شعاعوں سے بننے والی شبیہ تصویر کے حکم میں نہیں ہے؟

۸) ایرپورٹ وغیرہ پر لگے کیمروں کی وجہ سے ایرپورٹ پر جانا منع ہوگا یا رخصت ملے گی؟......... یہ "حفاظتی جبری کیمرے" آنے جانے والوں کو "معذور و مضطر" کے حکم میں لائیں گے یا پھر ان جگہوں پر جانے سے پرہیز کرنا ضروری ہوگا؟

۹) جس عطاری مفتی کا فتویٰ "ٹی۔وی، موویٰ" کتابچہ میں درج ہے فتویٰ کے مطالعہ سے یہ واضح ہے کہ وہ اقوالِ فقہاء کو سمجھنے اور سمجھ کر صحیح ترجمہ کرنے کی صلاحیت بھی نہیں رکھتے تو ایسے مفتی کو فتویٰ دینے کی اجازت ہوگی یا نہیں؟

بتاریخ ۲ ربیع النور ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۲ مارچ ۲۰۰۸ء

عرض گزارانِ اہلِ سنت

۱) بزم محبانِ رضا، شطرنجی پورہ، ناگپور
۲) بزم ضیاءِ حرمین، ٹھاکر پلاٹ، تاج آباد شریف، ناگپور
۳) نوجوانانِ اہلسنت، ببول بن، ناگپور
۴) بابا مراد علی شاہ کمیٹی، چھوٹا لوہار پورہ، ناگپور
۵) نوجوانِ اہلِ سنت، نوری مسجد، امت نگر، ناگپور
۶) مرکزی جلوسِ غوثیہ کمیٹی، ناگپور
۷) رضا کمیٹی، پولیس چوکی، مومن پورہ، ناگپور
۸) بزم رضا، قصاب پورہ، ناگپور
۹) رضا اکیڈمی، قبرستان روڈ، مومن پورہ، ناگپور
۱۰) انجمنِ غوثیہ رضویہ، بھالدار پورہ، ناگپور
۱۱) ینگ مسلم ایسوسی ایشن، اجنی، ناگپور
۱۲) انجمنِ محبانِ رضا، پولس چوکی، مومن پورہ، ناگپور
۱۳) انجمن تاج الوریٰ، اعظم شاہ چوک، ناگپور

جامع معقول ومنقول استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مفتی ناظر اشرف صاحب رضوی

(بانی وناظم اعلیٰ دار العلوم اعلیحضرت کلمنا، ناگپور)

بسمہ وحمدلہ

میں نے از ابتدا تا انتہائی۔وی اور مووی کتابچہ کے مندرجات کو پڑھا۔میرا اپنا جو تاثر ہے وہ قارئین کرام کی خدمات میں پیش ہے۔مشکوۃ شریف ص ۳۸۵ پر ارشادِ صاحب لولاک ﷺ ہے لاتدخل الملائکۃ بیتافیہ کلب ولا تصاویر (متفق علیہ) یعنی جس گھر میں کتا اور تصاویر ہوں اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے ہیں۔فتاوی رضویہ جلد نہم ص ۱۴۳ پر ہے کہ احادیث اس بارے میں حد تواتر پر ہیں۔جسکا قصداً انکار کرنے والا کم از کم گمراہ وبد دین ہے۔

ٹی۔وی اور مووی کتابچہ میں ٹی۔وی کے اسکرین پر منطبع تصاویر کو جائز قرار دیا گیا ہے اور آئینہ پر قیاس کیا گیا ہے۔جبکہ آئینہ میں کوئی اسکرین نہیں ہوتی، کوئی تصویر نہیں ہوتی۔بلکہ شعاع بصری (آنکھ کا نور) پلٹ کر واپس آتا ہے جسکی وجہ سے آپ اپنی صورت اور پس پشت کی چیزیں دیکھتے ہیں۔جسکی صراحت فتاوی رضویہ۔الملفوظ اور فتاوی امجدیہ میں موجود ہے۔

مذکورہ کتابوں کی عام فہم اردو عبارتوں کو فہم و درک کرنے سے قاصر دعوت اسلامی کے مبلغین ومفتیانِ جُہال نے امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کی جد الممتار ص ۳۱۱/۳۱۲ کی عام فہم عربی عبارت۔۔۔اذا لمرئۃ لا تعبدولا الشبح المنطبع فیھاولا ھو من صنیع الکفار کے ترجمہ میں یوں خبط کیا ہے کہ۔۔۔کیونکہ نہ تو آئینے کی عبادت کی جاتی ہے اور نہ اس میں کوئی صورت چھپی ہوئی ہوتی ہے اور نہ یہ کفار کے مصنوعات (یعنی کفار کے شعائر) سے ہے۔اس عام فہم عبارت کا صاف صاف ترجمہ یہ تھا کہ۔۔۔کیونکہ آئینہ اور آئینہ میں شبہ منطبع پوجی نہیں جاتی اور نہ ہی آئینہ سامنے رکھ کر عبادت کرنا کفار کے شعائر سے ہے۔

ٹی۔وی اور مووی کے مفتیان جہال نے یہاں صنیع کا ترجمہ مصنوعات بھی کیا اور برائیکٹ میں کفار کے شعائر سے ہے لکھ کر منطق کے مبتدی طلبہ کو قہقہہ لگانے کا موقع بھی عنایت فرمادیا۔

شئی مصنوع اور طریقہ ٔ کفار دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ان دونوں کو مترادف المعنیٰ ماننے کی بدعت قبیحہ کا ارتکاب حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر ابتک کسی نے نہیں کیا تھا۔ لیجئے دعوت اسلامی کے مفتیوں نے آستین سمیٹ کر وہ بھی کر دکھایا اور ایسے ہی و لا الشبح المنطبع کا ترجمہ۔۔۔اور نہ اس میں کوئی صورت چھپی ہوئی ہوتی ہے جبکہ اس کا واضح تر ترجمہ یہ ہے کہ ۔۔۔جس طرح آئینہ پوجا نہیں جاتا اسی طرح آئینہ میں شبہ منطبع (چھپا ہوا عکس) بھی لائق پرستش نہیں ہوتا ہے۔موصوف صفت کا یہ ترجمہ علم نحو پڑھنے والے مبتدی طلبہ کو بھی شرمسار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔دعوت اسلامی کے نابالغ مفتیوں کو چاہئے کہ پہلے موصوف صفت،مبتدا خبر وغیرہ وغیرہ گرامر کا صحیح علم حاصل کریں تا کہ دعوت اسلامی کے مفتیوں کی پیشانیوں پر جہالت کا بدنما داغ لگا نہ رہ جائے۔

دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

جد الممتار کی مذکورہ عبارت اور فتاوی امجدیہ ج ۱ ص ۱۸۴ کی اردو عبارت پیش کر کے اپنے مدعا کے اثبات پر اذعان کے گھوڑے دوڑائے ہیں اور اپنے کتابچہ ٹی.وی.اور موی کے ص ۲۵ پر نتیجہ اخذ کرتے ہوئے نابالغ دعوتی قلم نے یوں زہر افشانی کی ہے کہ شعاعوں سے بننے والے عکوس تصویر نہیں ہیں لہذا ٹی.وی.اور ویڈیو فلم کا جائز استعمال بھی جائز ہوا۔(لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم)

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا۔۔۔

ٹی۔وی اور موی کتابچہ میں تقریباً ساڑھے تین درجن مقامات پر مولوی الیاس قادری عطاری صاحب کو "امیر اہلسنت" لکھ کر انکے ساتھ بھونڈا مذاق کیا گیا ہے اور علماء و مشائخ اہل سنت کے ساتھ زبردست تمسخر بھی اور اغیار کو لنگوٹ اتار کر افراد اہل سنت کے روبرو تالیاں بجانے کا موقع فراہم کر دیا گیا ہے۔

بیچارے مولوی الیاس قادری صاحب جورات کی تاریکی اور دن کے اجالے میں خوابوں کا صندوقچہ کندھے پر اٹھا کر ادھر ادھر لئے پھرتے ہیں ان کو کسی نے یہ بشارت بھی نہیں دی کہ انکی چادر

سخاوت کے نیچے پلنے والے مبلغین و مفتیان جہال انہیں یادگار سلف، کثیر الکرامات بزرگ، زمانے کے ولی وغیرہ جسے بھاری بھرکم، گمراہ کن الفاظ لکھ کر انکی شان میں گستاخیاں کریں گے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ٹی۔وی اور موو ی کتابچہ دین و دیانت کے سراسر خلاف ہے۔اس کا شائع کرنا اور اس کے مضامین کو حق جان کر پڑھنا اور دوسروں کو مطالعہ کے لئے بالقصد دینا ناجائز و حرام، اشد حرام ہے۔

فقیر ناظر اشرف قادری غفرلہ
دار العلوم اعلحضرت، رضانگر، کلمنا ناگپور ۳۵
۶ ر ربیع النور ۱۴۲۹ھ

شعاعی پیکر کا حکم

از : حضرت مولانا فخر الدین احمد القادری المصباحی (مہتمم جامعہ جواری الفاطمہ، ناگپور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدهٗ و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم و علیٰ آله واصحابه اجمعین. امابعد

ٹی۔وی کو آئینے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ آئینے میں نگاہوں کا نور پلٹ کر آتا ہے فی الحقیقت آئینے میں کوئی تصویر ہی نہیں ہوتی ہے اسی اصل کی بنیاد پر "عمل آئینہ" پر متعدد قوانین وضع کئے گئے ہیں۔ مثلاً۔۔

۱) جس زاویہ سے نگاہوں کا نور آئینہ پر پڑیگا اسی زاویہ سے وہ پلٹ کر واپس مخالف سمت میں جائے گا، اس لئے اگر آپ آئینے کے داہنی جانب کھڑے ہوں تو اپنے آپ کو نہیں بلکہ آئینے کے بائیں جانب کی چیزوں کو دیکھتے ہیں، اگر بائیں جانب رہیں تو دائیں طرف کی چیزوں کو دیکھتے ہیں۔ اگر ۹۰ ڈگری کے زاویہ سے آنکھوں کا نور اُس پر پڑے گا تو آپ خود اپنے ہی آپ کو دیکھیں گے۔ کیا ٹی۔وی میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے؟ کیا آپ کے دائیں بائیں ہونے سے منظر بھی بدلتا ہے؟۔۔۔۔۔یا پھر کیمرے کے دائیں بائیں ہونے سے مخالف سمت کا منظر مقید ہوتا ہے؟۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔تو پھر یہ آئینہ کی طرح کیسے ہوئے؟

۲) "صقالت" کسی بھی نور یا شعاع کو پلٹ دیتی ہے۔ اگر صقالت نہ ہو تو "نور یا شعاع" ایک سطح پر جا کر ٹھہر جاتے ہیں (بلکہ ایک تحقیق کے مطابق اس سطح میں جذب ہو جاتے ہیں) پلٹتے نہیں ہیں۔ ٹی۔وی کے اسکرین پر تصویریں "صقالت" کی وجہ سے نہیں بلکہ "عدم صقالت" کی وجہ سے نظر آتی ہیں۔ کیونکہ ٹی۔وی کے پکچر ٹیوب کے اندرونی آخری حصے میں روشنی پیدا کرنے والے کچھ خاص قسم کے بلب ہوتے ہیں اور وہ ٹی۔وی کے اسکرین کے اندرونی حصہ پر روشنی ڈالتے ہیں۔ چونکہ اسکرین ایسے کانچ سے بنایا جاتا ہے جسمیں صقالت کم سے کم ہوتی ہے۔ اندرونی حصہ پر جیسے ہی یہ شعاعیں واقع

ہوتی ہیں ویسے ہی اسکرین کے خارجی حصے سے نظر آتی ہیں۔ اندورنی سطح پر واقع ہونا اور خارجی سطح سے نظر آنا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ٹی۔وی میں شعاع پلٹتی نہیں اور آئینہ میں پلٹتی ہے۔ کیا ٹی۔وی اور آئینہ ایک طرح ہوئے؟

۳) آئینے میں جب ہم اپنے آپ کو دیکھتے ہیں تو ہمارا داہنا ہاتھ اسی سمت میں نظر آتا ہے جس سمت میں ہمارا خود ہاتھ موجود ہے حالانکہ ہمارے مقابل اگر کوئی دوسرا شخص کھڑا ہو تو اس کا دایاں یا بایاں ہاتھ ہمارے دائیں یا بائیں کی مخالف سمت میں ہوگا۔ لیکن جب کیمرہ سے کوئی منظر قید کیا جاتا ہے اور ٹی۔وی پر دکھایا جاتا ہے تو مخالف سمت میں کھڑے شخص کے دائیں یا بائیں کی طرح نظر آتا ہے۔ اس لئے کہ ٹی۔وی کا پکچر ٹیوب موصول ہونے والی پکچر میں (جو برقی لہروں کی شکل میں ہوتی ہے) تصرف کرتا ہے دائیں کو بائیں کر دیتا ہے۔ بائیں کو دائیں۔ ٹی۔وی اور آئینے کا یہ فرق بھی بالکل نمایاں فرق ہے کہ ٹی۔وی کا پکچر ٹیوب تصرف کرتا ہے اور آئینہ کوئی تصرف نہیں کرتا۔

۴) ٹی۔وی کا پکچر ٹیوب خود شعاعیں اور روشنیاں بناتا ہے جبکہ آئینہ کوئی نور شعاع یا روشنی بناتا نہیں ہے بلکہ جو جتنا اس تک پہنچے صرف اسی کو اسی حالت میں اسی زاویہ سے واپس کر دیتا ہے۔ مولد اور موصل کا فرق بھی نمایاں فرق ہے آئینہ موصل شعاع ہے اور ٹی۔وی مولد شعاع۔

۵) آئینے کے اندر نظر آنے والی شبیہ کو آئینے میں کسی ایک منظر پر ساکن نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ٹی۔وی کے کسی بھی منظر کو جب چاہیں ساکن کر سکتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آئینے میں خود کوئی تصویر نہیں ہے اور ٹی۔وی میں تصویر ہے۔ تب ہی تو یہ ساکن رہ کر جب تک کرنٹ ملتا رہے تب تک ایک ہی منظر پر قائم رہتی ہے۔

۶) آئینہ یا آئینے کی شبیہوں کو کہیں کوئی قوم نہیں پوجتی برخلاف ٹی۔وی اور موو ی کے کہ مشرکین ہند ٹی۔وی پر اپنے معبودان باطل کی پوجا کیا کرتے ہیں اور اس کام کے لئے مشہور سی۔ڈی کمپنیاں پوجا کی سی۔ڈیاں تیار کرتی ہیں۔

مقیس اور مقیس علیہ کے درمیان عدم مطابقت کے اتنے بیّن دلائل کے باوجود ٹی۔وی کو

آئینے پر قیاس کرنا یقیناً قیاس مع الفارق ہی ہے۔

ان قائلین جواز کی جانب سے ایک اعتراض کیا جا سکتا ہے وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے ٹی۔وی کو آئینے پر قیاس نہیں کیا ہے بلکہ صرف "شعاع ٹی۔وی اور مووی" کو "شعاع آئینہ" پر قیاس کیا ہے۔یعنی کل کا کل پر قیاس نہیں بلکہ جزو کا جزو پر قیاس ہے۔"شعاع" آئینہ میں بھی ہے شبیہ وہاں بھی نظر آتی ہے اور "شعاع" ٹی۔وی میں بھی ہے شبیہ یہاں بھی نظر آتی ہے۔جب دونوں جگہ "شعاع" اور شبیہ کا وجود ہوا تو یہ طے ہو گیا کہ یہاں قیاس مع الفارق نہیں ہے۔"شعاعی شبیہیں" وجہ قیاس ہوئیں تو یہ قیاس، قیاسِ صحیح ہوا۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ آئینے میں "شعاعِ بصر" ہے اور ٹی۔وی میں "شعاع برق" ہے اور یہ دونوں اپنے وجود و وضع کے اعتبار سے انتہائی مختلف ہیں۔ان کے درمیان قیاس بھی قیاس مع الفارق ہی ہے۔اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔

علم مناظر کے قوانین میں سے ایک قانون یہ ہے کہ آنکھوں سے جب نورِ بصر نکل کر "مرئی" کی سطح سے ٹکراتا ہے تو "رائی" اور "مرئی" کے درمیان جو نورِ بصر پھیلا ہوا ہے۔"مرئی" کا منظر اس پورے فاصلے میں ممتد رہتا ہے۔اسکو دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں آنکھوں کی پتلی سے نکلا نور خارج میں فضا میں پھیلتا ہے اور جس کسی شئے سے ٹکراتا ہے اس شئے کا منظر شئے اور مبدءِ بصارت تک ممتد اور پھیلا رہتا ہے۔دوسرا قانون یہ ہے کہ آنکھوں سے نورِ بصارت نکلے یا کوئی بھی شعاع فضا میں سفر کرے یہ صرف خط مستقیم ہی پر چل سکتے ہیں۔رخ کا خود بدل لینا کسی شعاع یا کرن کے بس میں نہیں ہے لیکن جب کسی بھی شعاع یا کرن یا نورِ بصارت کا سامنا کسی صقیل (چمکدار) سطح سے ہوتا ہے تو اس شعاع یا نورِ بصارت کا رخ یہ صقیل سطح موڑ دیتی ہے۔جب منظر پورے نورِ بصارت میں ممتد ہے تو جہاں جہاں "شعاعِ بصر" کا رخ تبدیل ہوگا، وہیں وہیں اس نورِ بصارت میں وہ منظر نظر آئیگا۔یہ منظر اسی نورِ بصارت میں نظر آتا ہے رخ موڑنے والی ان مصقل (چمکدار) اشیاء میں نہیں۔اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اگر آپ اپنے

سامنے دس فٹ دور آئینہ رکھ لیں اور اپنے آپ کو اس میں دیکھیں تو آپ اتنے چھوٹے نظر آئیں گے، جتنے بیس فٹ دور سے نظر آتے ہیں اس لئے کہ آپکی نگاہوں کے نور نے بیس فٹ کا فاصلہ طے کیا ہے۔ دس فٹ کا پہلا فاصلہ آئینے تک اور آئینے سے واپس آپکے چہرے تک دس فٹ کا مزید فاصلہ ہوا، اس لئے آپ اپنے ہی آپ کو اپنے سے بیس فٹ دور دیکھ رہے ہیں۔ اگر منظرِ مصقل اشیاء میں ہوتا تو مصقل شئے یہاں سے صرف دس فٹ ہی دور رکھی ہے۔ اس منظر کو اتنا چھوٹا نظر آنا چاہیئے تھا، جتنا صرف دس فٹ کے فاصلے پر نظر آتا ہے۔ لیکن وہ منظر بیس فٹ کے فاصلے جتنا چھوٹا کیوں نظر آتا ہے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ **وہ منظر نورِ نظر میں ہے مصقل شئے کی سطح میں نہیں ہے۔** (بالانطباع ای بارتسام صورة المبصَر فی العین)

(میبذی ص ۲۷۶، بحوالہ "ٹی۔وی کی تحقیق")

جب یہ طے ہو گیا کہ جو منظر بظاہر آئینے میں محسوس ہو رہا ہے (جس کو ہمارے محققین نے وہمی فرضی سے تعبیر فرمایا ہے) وہ آئینے میں نہیں بلکہ شعاعِ بصر میں ہے۔ اب اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ نورِ بصر میں تصویر کا بنانا من جانب اللہ ہے۔ یہ خاص رب عزوجل کا فعل اور عادت الہیہ ہے کہ ہمارے دیکھنے کے لئے رب تعالیٰ نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ "شعاع بصر" میں تصویر بن جائے "شعاع بصر" میں تصویر کا بنانا یہ خاص رب تعالیٰ کا فعل ہے انسان کے اختیار کا اس میں دخل نہیں۔ اور ٹی۔وی میں "شعاع برقی" سے تصویروں کا بنانا یا "شعاع" کے ذریعہ جاندار کی شبیہ کو مرکب کرنا یہ انسان کا عمل دخل ہے۔ انسانی عمل دخل کے اعمال کو ایسے افعال پر قیاس کرنا جس میں مخلوق کا عمل دخل نہ ہو "قیاس مع الفارق" ہے۔

یہاں پر ایک اعتراض ہو سکتا ہے کہ "شعاع بصر" کے آگے آئینہ رکھنا اور اس میں شبیہ دیکھنا بھی تو انسانی عمل دخل ہے اور آئینہ میں خود اپنی شبیہ بھی تو اپنے ہی عمل دخل سے نظر آتی ہے پھر اسے بھی ناجائز ہونا چاہئے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ "شعاع بصر" کے آگے آئینہ رکھ کر آئینہ رکھنے والا کوئی منظر بناتا نہیں ہے بلکہ نور بصر کا صرف رخ موڑتا ہے۔ رخ موڑنے کو بنانے پر قیاس کرنا "قیاس مع

الفارق'' ہی تو ہے۔

اس گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ آئینے میں کوئی تصویر نہیں ہوتی ہے۔ لیکن ''شعاع بصر'' میں تصویر ضرور ہوتی ہے۔ اسی طرح کیمرے کی شعاعوں میں بھی تصویر ہوتی ہے اور تصویر یا خارج کے منظر کو کیمرہ شعاعوں کی شکل میں محفوظ بھی کرسکتا ہے۔ جاندار کے مناظر کو قید کرنے کا کام دونوں کرتے ہیں چاہے وہ ''شعاع بصر'' ہو چاہے وہ ''شعاع کیمرہ'' ہو۔ لیکن چونکہ ''شعاع بصر'' میں قید کرنا یہ خاص رب تعالیٰ کا فعل ہے اور ''شعاع مصنوعاتِ انسانی'' میں قید کرنا اور اسکرین وغیرہ پر اسے مرتسم کر دینا انسانی عمل دخل ہے۔ باری تعالیٰ سب کا خالق ہے وہ چاہے ''شعاع بصر'' میں جتنی تصویریں بنائے اس کا اختیار ہے، لیکن بندوں کو منع کر دیا گیا ہے تم باری تعالیٰ کے فعل کی مثل نہ کرو۔ حدیث پاک میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے

قال اللہ تعالیٰ فمن اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃً اولیخلقوا حبۃً اولیخلقوا شعیرۃً۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنانے کی طرح بنانے چلے، ہے بھلا کوئی جو مٹی یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنا دے؟ (رواہ البخاری والمسلم)

اس کی ایک نظیر یہ ہے کہ الکحل کے متعلق سارے علماء کا اتفاق ہے کہ اس کا کھانے پینے میں استعمال کرنا ناجائز و حرام ہے۔ ''حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کے قول سے تو پیشاب کی طرح نجس ثابت ہوتی ہے۔ لیکن کچھ پھل ایسے ہوتے ہیں جن میں انکے پورے پک جانے پر قدرتی الکحل پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے سنترہ اور چیکو جب ان پھلوں کی کیمیاوی تحلیل کی جاتی ہے تو اس میں کچھ مقدار میں قدرتی پیدا شدہ الکحل پائی جاتی ہے۔ جس کو کیمسٹری کی اصطلاح میں Self Generate Alcohol کہا جاتا ہے۔ ان پھلوں کے ناجائز اور حرام ہونے کی بات کوئی نہیں کہتا اور یہ بھی قیاس نہیں کیا جاسکتا کہ جب سنترے اور چیکو میں الکحل موجود ہے تو اتنی ہی مقدار میں کھانے پینے کی چیزوں میں الکحل ملا کر کھانا پینا جائز ہے۔ یہ قیاس اسلئے درست نہ ہوگا کہ پھلوں میں الکحل قدرتی ہے اور کھانے پینے کی چیزوں میں ملانا انسان کا اختیاری ہے۔ اگر مذکورہ قیاس درست

ہوتا تو ہمارے جید اکابرین کو اشرفیہ مبارکپور میں الکحل آمیز دواؤں کے حکمِ شرعی پر فقہی سیمنار کی حاجت نہ ہوتی۔

ثابت ہوا کہ پھلوں کے قدرتی الکحل میں اور صنعتِ انسانی سے بنے الکحل آمیز مرکبات میں بہت بڑا فرق ہے۔۔۔۔۔اب رہی یہ بات کہ جس طرح الکحل آمیز دواؤں میں رخصت کا فیصلہ تقریباً صادر کیا جا چکا ہے اسی طرح ٹی۔وی کے معاملے میں فیصلہ کیوں نہیں ہو سکتا؟۔۔۔اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ وہاں "عموم بلویٰ" کا تحقق ہو چکا ہے اور یہاں اسکا تحقق نہیں۔ (تفصیلی جواب آگے آئیگا) یہاں صرف اتنا یاد رکھیئے کہ الکحل آمیز دواؤں کے بارے میں رخصت ملنے سے الکحل یا شراب مطلقاً حلال نہیں ہو گئی۔ ایسا نہیں ہوا کہ الکحل آمیز دواؤں سے بچنا دشوار ثابت ہو چکا ہے تو شراب کے جواز کا فتویٰ صادر کر دیا جائے۔۔۔۔۔اسی طرح جہاں جہاں تصویر سے بچنے کے معاملے میں دشواری کا شرعی تحقق ہوگا صرف وہیں رخصت ملے گی نہ یہ کہ ٹی۔وی،موو ی مطلقاً حلال ہو جائیں گے۔ (اہلِ علم پر مخفی نہیں کہ دعوتِ اسلامی کے ذمہ داروں نے ٹی۔وی موو ی کو مطلقاً جائز ٹھہرا دیا ہے)

مفاسدِ تصویر "شعاعِ بصر" کی تصویروں اور "شعاعِ برق" کی تصویروں میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ "شعاعِ بصر" کی تصویریں صرف ذہنِ انسان ہی پر مرتسم ہوتی ہیں لیکن "برقی شعاعوں" کی تصویریں خارج میں فلموں اور سی۔ڈیوں میں بھی مرتسم ہو جاتی ہیں۔ ذہن انسانی پر مرتسم ہونے والی تصویریں ذہن ہی میں رہتی ہیں اس لئے اس کی پوجا نہیں کی جا سکتی۔ لیکن "برقی شعاعوں" کی تصویریں خارج میں محفوظ ہو جاتی ہیں اس لئے ان کی عبادت کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ تصویر سے پیدا ہونے والے مفاسد "شعاعِ بصر" سے بننے والی تصویروں میں نہیں ہیں اور تصویروں کے سارے مفاسد "برقی شعاعوں" سے بننے والی تصویروں میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ اس لئے "شعاعِ بصر" کی تصویر پر "شعاعِ برق" کی تصویر کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہی ہے۔

شعاعوں کا حکم یہاں تک یہ بات اچھی طرح واضح ہو گئی کہ شعاعوں میں بھی تصویریں ہوتی

ہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب تک وہ شعاعوں میں ہی رہیں تو ان شعاعوں کو محفوظ کرنے میں کیا حرج ہے؟ اس لئے ڈیجیٹل کیمرے سے تصویروں کا قید کرنا جائز ہونا چاہیئے۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ ڈیجیٹل کیمرے میں تصویر قید کرنے کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ اسے کسی اسکرین یا کاغذ پر مرتسم کیا جائے، اسکے علاوہ اور کوئی دوسرا مقصد ہے ہی نہیں اس لئے کیمرہ چاہے ڈیجیٹل ہو یا مینول، ارتسام کاغذ پر ہو یا اسکرین پر **حکم حرمت ہی کا ہوگا۔** "شعاع بصر" کی تصویر ذہن انسان پر مرتسم ہوئی اسلئے حکم نہیں لگا لیکن "برقی شعاعوں" کی تصویر کسی بھی سطح پر مرتسم ہوگی حکم ضرور لگے گا اور **تصویر کو شعاعوں کی شکل میں محفوظ رکھنا بھی منع ہی ہوگا کہ ارتسام کے علاوہ کوئی دوسرا مقصد ہے ہی نہیں۔**

مبادیات تصویر کسی بھی چیز کو بنانے کے لیے کچھ مبادیات ضرور ہوتے ہیں۔ حقیقی تصویر بنانے کے لیے ایک آرٹسٹ کینواس اور رنگوں کے ڈبے، برش وغیرہ مہیا کرتا ہے، یہ تصویر کے مبادیات ہیں۔ چاہے تو غیر جاندار کی تصویریں بنائے گناہ نہیں ہوگا لیکن اگر جاندار کی تصویریں بناتا ہے تو گنہگار ہوگا۔ اسی طرح "شعاعیں" بھی ہیں جو رنگوں کا حکم رکھتی ہیں۔ ٹی۔ وی کا اسکرین کینواس کا حکم رکھتا ہے۔ سائنس کی جدت نے آرٹسٹ کی محنت بچالی کہ اپنی فنکاری سے برش چلا کر جو تصویر وہ آٹھ دن میں بنائے گا ایک عام آدمی محفوظ مرتّب شعاعوں کو اسکرین پر بکھیرنے کے لئے وی۔ سی۔ ڈی میں کیسٹ لگا کر آٹھ سکنڈ میں تصویر بنالے گا۔ اس طرح ٹی۔ وی۔ ویڈیو کیمرہ فلم سی۔ ڈی وغیرہ مواد تصویر میں شمار ہوتے ہیں اب **جو حکم کینواس پر بنائی گئی تصویر کا ہوگا وہی حکم اسکرین پر بنائی گئی تصویر کا ہوگا۔** جو اِس کی حلال، اُس کی حلال، جو اِس کی حرام اُس کی حرام، شرع شریف میں ایسی کوئی تفصیل کہیں موجود نہیں ہے کہ فلاں مادوں سے تصویر بنے تو حلال اور فلاں اشیاء سے تصویر بنے تو حرام۔ آخر نتیجہ دیکھیئے، بنی کس سے ہے یہ مت دیکھیئے۔ چہرہ ہے، آنکھ ہے، کان ہے، ہر چیز واضح ہے تو پھر تصویر کیوں نہیں؟ ایک کینواس کے دس ٹکڑے کر لیجئے اور محفوظ رکھ لیجئے جب کسی کو تصویر دکھانی ہو ان دس ٹکڑوں کو جوڑ لیجئے کیا یہ جائز ہوگا؟ اسی طرح "شعاعی تصویر" کے لئے چند چیزیں ضروری ہیں ایک چیز سی۔ ڈی، دوسری چیز اسکرین، تیسری چیز کرنٹ وغیرہ ان

اشیاء کو ایک خاص ترتیب سے مرکب کرلیا تو تصویر بن گئی جس طرح رنگوں یا کینوا اس کے ٹکڑوں کو مرکب کیا اب وہ تصویر کیوں نہیں؟

عطاری صاحب کے دلائل کا جائزہ ٹی۔وی اور مووی رسالے میں عطاری مفتی صاحب نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے ایک ایک قول کو پیش کیا ہے ان دونوں اقوال میں آئینے کے بارے میں احکام بتائے گئے ہیں۔ یہ اقوال "احکامِ آئینہ" کے بارے میں تو صریح ہیں لیکن "شعاعی پیکروں" کے احکام کے سلسلے میں اس میں صراحت نہیں ہے۔ اس لئے عطاری صاحب نے اپنی طرف سے یہ نتیجہ نکالا کہ "امامِ اہلسنت، مجددِ دین وملت، امام احمد رضا خان علیہ رحمتہ الرحمٰن اور صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہما اللہ تعالیٰ کی عبارات سے یہ بالکل واضح ہے کہ شعاعوں سے بننے والے عکوس تصویر نہیں ہیں۔" (بلفظہ)

ان اقوال سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ وہ تصویر ہی نہیں ہیں؟ ان سے تو صرف اتنا ثابت ہوا کہ بظاہر آئینہ میں نظر آنے والی تصویریں جو شعاعوں سے بنتی ہیں تصویر کے حکم میں نہیں ہیں۔ یہاں صرف حکم کی نفی ثابت ہوئی، عطاری مفتی نے تصویر ہی کا انکار کر دیا۔

جہاں تک آئینہ کا سوال ہے اس حد تک تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہاں تصویر ہی نہیں ہے اور یہی بات صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی عبارت سے واضح ہے۔ لیکن جب "شعاع" کی بات آئے گی تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں تصویر نہیں ہے۔ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی عبارت شعاع کے تصویر ہونے نہ ہونے کے سلسلے میں خاموش ہے۔ **پھر یہ دعویٰ کیسے کیا جا سکتا ہے کہ ہر شعاع سے بننے والی تصویر جائز ہے؟** پہلے تو یہ ثابت کیجئے کہ "شعاعِ بصر" یا "آنکھ" میں تصویر نہیں ہے، پھر یہ ثابت کیجئے کہ ہر شعاع (چاہے قدرتی ہو چاہے برقی اختیاری ہو) سے بننے والی شبیہ، شبیہوں کا شرعاً ایک ہی حکم ہے اور ان دونوں باتوں کے لئے الگ الگ دلائل کی ضرورت ہے۔ پہلی بات کے لئے تو "علمِ مناظر" سے دلیل لانا پڑیگا، دوسری بات کے لئے "علمِ فقہ" سے دلیل لانا ہوگا، تب کہیں جا کر "عطاری مفتی" کا دعویٰ ہو سکتا ہے کہ درست ہو جائے۔

آئینہ میں نظر آنے والی تصویر فرضی اور وہمی ہے اسلئے کہ آئینہ میں کچھ نہیں ہے۔لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ "شعاعِ بصر" میں بھی کوئی تصویر نہ ہو۔جس طرح کسی بھی چیز کو دیکھنے کے لئے شعاعِ بصر میں تصویر کا شعاعوں کی صورت میں موجود ہونا "لابدی" امر ہے اسی طرح آئینہ میں بھی اپنی صورت دیکھنے کے لئے اپنے ہی شعاعِ بصر میں خود اپنی تصویر کا بننا ضروری ہے۔جب تک شعاعِ بصر میں یا نورِ بصر میں کوئی تصویر نہیں بنے گی تب تک ذہنِ انسانی اس منظر کا ادراک نہیں کر سکتا۔جہاں جہاں ذہنِ انسانی اپنی آنکھ کے واسطے سے کسی منظر کا ادراک کرتا ہے،وہاں وہاں تصویر منطبع ضرور ہوتی ہے۔

"شعاعِ بصر" میں تصویر کا ثبوت امامِ علم و فن خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ فرماتے ہیں، "اگر حضرت محقق (علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب قبلہ) علوم وفنون کی کتابوں اور علماء کے محاورات واطلاقات کو دیکھتے تو ان پر واضح ہو جاتا کہ فرضی تصویروں اور انعکاسی صورتوں کو بھی مرتسم و منطبع کہا جاتا ہے۔" ("ٹی۔وی کی تحقیق" ص ۲۰۶)

اقول فرضی تصویریں اور انعکاسی صورتیں تو موجود ہی نہیں ہیں اب اگر "شعاعِ بصر" یا "آنکھ" یا "ذہنِ انسان" میں سے کسی پر بھی تصویر کا منطبع ہونا تسلیم نہ کیا جائے اور سب ہی کو وہمی اور فرضی کہہ دیا جائے تو محققین اور خود اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی عبارتوں میں آئینہ کے سلسلے میں "انطباع" وغیرہ کے الفاظ "مہمل" اور "لایعنی" ہو کر رہ جائیں گے۔"جد الممتار" کی عبارت میں موجود ہے اذالمرئة لم تعبد ولا الشبح المنطبع فیھا (اسلئے کہ آئینہ کی پرستش نہیں ہوتی ہے نہ ہی اس میں چھپی ہوئی صورتوں کی پرستش ہوتی ہے) یہاں یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ آئینہ میں کوئی تصویر نہیں ہوتی لیکن چونکہ آنکھ میں یا نورِ بصر میں ہوتی ہے اسلئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تصویر کا کہیں بھی وجود نہیں ہے۔اس عبارت میں "المنطبع" کو فرضی اور غیر موجود شئے پر منطبق کرنے سے زیادہ آسان یہ ہے کہ "فیھا" میں "ھا" کی ضمیر کے مرجع "المرأة" کو مجازاً کہا جائے یعنی ہے تو شعاع میں لیکن مجازاً "مرأة" میں کہہ دیا گیا ہے۔جبکہ مجاز کے لئے قرینہ صادقہ بھی موجود ہے۔اور وہ قرینہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت نے

الملفوظ میں آئینہ میں تصویر کے وجود کا انکار فرمایا ہے۔اس انکار کے باوجود یہاں تصویر کی صفت لفظ ''انطباع'' سے لائی گئی ہے۔ ''المنطبع'' کو مجاز نہیں کہا جاسکتا۔اسلئے کہ مجاز کے لئے کسی حقیقت کا ہونا ضروری ہے اور صفت انطباع کا موصوف تصویر تو یہاں ''فرضی وہمی اور غیر موجود'' ہے۔حقیقت ہے ہی نہیں اسلئے یہ ماننا پڑے گا کہ تصویر آنکھ میں یا ''نور بصر'' میں ضرور ہوتی ہے۔اگر کہیں پر بھی تصویر نہ مانی جائے تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور ان سارے محققین کی عبارتوں کے بارے میں کیا تاویل ہوگی؟ ہر جگہ وہمی اور فرضی ہی ہے تو پھر انطباع،ارتسام،نقش،چھپنا کے الفاظ حکما کے اقوال میں لایعنی ہوکر رہ جائیں گے۔دیکھئے سارے حکماء کے اقوال میں انطباع،ارتسام،نقش،چھپنے کے الفاظ موجود ہیں۔

''ہدایۃ الحکمۃ'' میں ہے اما قوس قزح فهي انما تحدث عن ارتسام ضوء النير الاكبر في اجزاء رشيه، ص۲۹۰ اسکے حاشیہ پر سیّد محمد حاتم لکھتے ہیں ای من تادی الاجزاء الرشية ضوء النير الاكبر بالانعكاس میبذی ص۲۲۳،اور میبذی میں ہے ان الابصار بالانطباع ای بارتسام صورة المبصر في العين، ص۲۷۶،صدرا میں ہے تنطبع صورته فيها كما تنطبع صورة الانسان في المراة،ہدیہ سعیدیہ میں ہے ينطبع في المراة مايحاذيه، ص۱۷۸،حضرت سیّد سند ارشاد فرماتے ہیں ''بدانکہ آدمی راقوتِ تسیت دراکہ منقش می گردد دروے صورِ اشیاء چنانچہ در آئینہ'' کبریٰ ص۴،مفتی سیّد افضل حسین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں ''تم جانتے ہو کہ آئینہ میں اشیاء کی صورتیں چھپتی ہیں۔۔۔آئینہ میں صرف مبصرات کی صورتیں چھپتی ہیں۔''حضرت مولانا بدرالدین صاحب لکھتے ہیں ''آئینہ میں بھی صورتیں چھپتی ہیں۔۔۔آئینہ میں صرف شئے کا ایک رخ چھپتا ہے۔۔۔آئینہ میں صرف ان ہی چیزوں کی صورتیں چھپتی ہیں جو نظر آسکیں۔'' جواہر المنطق ص۱۱ (ٹی۔وی کی تحقیق،ص۲۰۶)

ان حکماء کے الفاظ میں ''انطباع،ارتسام،نقش اور چھپنے'' کے جو الفاظ وارد ہوئے ہیں ان صفات کا موصوف متعین کرنا،پھر اس موصوف کا محل وقوع متعین کرنا انتہائی ضروری ہے۔یہ ساری

صفات تصویر کی ہی تو ہیں۔ لہٰذا تصویر موصوف ہوئی اور اس تصویر کا محل آئینہ کی بجائے نورِ بصر تو ہو سکتا ہے اور اقوال کو مجازی تو کہا جا سکتا ہے لیکن اگر کوئی بھی محل متعین نہ ہو تو یہ الفاظ لایعنی ہو جائیں گے اس لئے یہ ماننا پڑے گا کہ نورِ بصر یا آنکھ میں یا ذہنِ انسانی کے پردے پر "تصویر" ضرور ہوتی ہے۔

لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ آنکھ میں شعاعی تصویر ہوتی ہے۔ ٹی۔ وی وغیرہ میں برقی تصویر ہوتی ہے۔ شعاع دونوں جگہ ہے، تصویر دونوں جگہ ہے۔ شعاع ہونے کی وجہ سے اسکے تصویر ہونے کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اسلئے **عطاری مفتی کا یہ کہنا "شعاعوں سے بننے والے عکوس تصویر نہیں ہیں۔" بالکل غلط، باطل اور بے دلیل ہے۔**

رہی یہ دلیل کہ " لہٰذا ٹی۔ وی اور ویڈیو فلم کا جائز استعمال[1] بھی جائز ہوا کہ ان میں نظر آنے والے پیکر شعاعوں پر ہی مشتمل ہوتے ہیں۔"۔۔۔۔اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ بھی شعاعوں پر مشتمل ہیں، وہ بھی شعاعوں پر مشتمل ہیں وہ جائز، تو یہ بھی جائز۔۔۔۔۔اس پر عرض ہے کہ جب حقیقت میں جاندار کو بنانا رب تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے اور وہ آنکھوں کی شعاعوں میں تصویر بنا دے تو اسکی شان کے کب خلاف ہوگا؟ یہ تو بندوں کو حکم ہوا ہے کہ تم جاندار کی تصویر نہ بناؤ وہ حقیقت میں بنائے یا شعاعوں سے، تم کسی بھی چیز سے مت بناؤ نہ رنگوں سے نہ ریت سے نہ برف سے نہ ہی شعاعوں سے اشتمالِ شعاع سے اسکا تصویر ہونا کیسے باطل ہوگا؟ ہاں! شعاعِ بصر میں "حرمتِ تصاویر" کی "علّتِ منصوصہ" موجود نہیں ہے۔ اسلئے خود شرعِ مطہر نے اسے اپنی اصل یعنی "حلّت" پر برقرار رکھا ہے اور یہی "علّتِ منصوصہ، موثرہ" ٹی۔ وی وغیرہ کی تصاویر میں موجود ہے۔ لہٰذا اِن پر حکمِ حرمت ضرور ہوگا۔ کوئی مفتی "قیاسِ لغوی" استعمال کرے اور اسے تصویر کے زمرے سے نکال کر "پیکر" کا نام دے دے تو نام بدلنے سے احکام نہیں بدلتے۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ "قیاسِ لغوی باطل ہے"

---

[1] موجودہ دور میں ٹی وی۔ کے جائز استعمال کا خارج میں وجود ہی نہیں ہے۔ یہ صرف تصور میں یا صرف کاغذ ہی پر موجود ہے۔

اب آیئے عطاری مفتی صاحب کے دلائل کا مزید جائزہ لیں، آگے فرماتے ہیں۔

''خصوصاً صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے فتوے سے درج ذیل امور ظاہر ہوئے۔

﴿اول﴾ آئینے میں نظر آنے والا عکس تصویر کے حکم میں نہیں بلکہ وہاں اصلاً تصویر ہی نہیں۔

صفحہ ۱۹ کا باقی حاشیہ

جن شرائط کے ساتھ علامہ مدنی میاں مدظلہ العالی نے ٹی وی. کے استعمال کی اجازت دی ہے ان شرائط کے ساتھ ٹی وی. کا گھر میں رکھنا موجودہ دور میں انتہائی مشکل امر ہے۔ سارے چینلوں کی فہرست دیکھ لیجئے، ٹی وی. کے ۲۴ گھنٹوں کے سارے پروگرامس چیک کر لیجئے اور کوئی ایک چینل بھی ایسا بتایئے جو مدنی میاں کے شرائط پر اترتا ہو۔ حد تو یہ ہے کہ انہیں کے فتوی کے بعد ایک نام نہاد اسلامی چینل پورے مذہبی طمطراق سے جاری کیا گیا لیکن وہ بھی مدنی میاں کے فتوی کی زد سے نہیں بچ سکا۔ اگر علامہ مدنی میاں کے فتوی کی رو سے دیکھا جائے تب بھی تو '' کیو. ٹی. وی.'' حرام ہی کہلایگا۔ بتایئے کیا مدنی میاں صلح کلیت کی اجازت دین گے؟ '' کیو. ٹی. وی.'' کا خاص جملہ ہے اور اسے بار بار مشتہر کیا جاتا ہے۔ ''تمام مکاتب فکر کا اسلامی چینل'' جو تمام مکاتب فکر کا چینل ہوگا وہ اسلامی کیسے ہوگا؟ کیا مدنی میاں اجازت دیں گے کہ خواتین بے پردہ مردوں کی مجلسوں میں یا مخلوط جلسوں میں نعتِ پاک پڑھیں؟ کیا مدنی میاں اجازت دیں گے کہ کمپنیوں کے اشتہار کے لئے میوزک بجایا جائے؟۔۔۔۔۔ جب ''اسلامی چینل'' کا یہ حال ہے کہ ٹی وی. کے جواز کی سب سے بڑی کوشش بھی اسے نہ بچاسکی تو اسلام دشمن چینلوں کا کیا حال ہوگا؟۔۔۔۔۔ ایسے فتنوں کے دور میں شرائط کا بہانہ لیکر ٹی وی. کے جواز کو مشہور کرنا مزاج شریعت سے ناواقفی کی دلیل ہے جب ٹی وی. کا جائز استعمال عمومی طور پر انتہائی مشکل امر ہے تو پھر احتیاط اسی میں ہے کہ اس کو تصویر مان کر ناجائز ہی کہا جائے۔ ٹی وی. کو سرے سے ناجائز کہنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جب سب مل کر اسے ناجائز ہی کہیں گے اسکے باوجود اگر کوئی مسلمان دیکھتا ہی ہے بچتا نہیں ہے تو کم از کم اتنا ضرور ہوگا کہ وہ ٹی وی. کے ہر پروگرام کو شک وعدمِ اعتماد کی نگاہ سے ہی دیکھے گا۔ ٹی وی. کو علماء نے جب حرام کہا ہے تو کسی بھی پروگرام کا مذہبی اثر نہیں لے گا۔ اسطرح گمراہیوں سے بچنا آسان ہوگا اور جب چند شرائط کا بہانہ کہکر آپ اسے جائز قرار دے ہی دیں گے تو ٹی وی. کو شک اور عدم اعتماد سے دیکھنے کا ماحول ختم ہو جائیگا۔

﴿دوم﴾ شعاعوں سے بننے والے پیکر کا نام تصویر نہیں ہے بلکہ عکس ہے اگرچہ وہ ظاہری طور پر تصویر کے مثل ہی کیوں نہ ہو۔

﴿سوم﴾ جب شعاعوں سے بننے والا پیکر تصویر نہیں تو خواہ آئینے میں ایسا پیکر بنے یا خارج آئینہ کسی اور چیز پر، وہ تصویر نہیں کیونکہ آئینہ میں بننے والے پیکر سے تصویر کی نفی آئینہ کی وجہ سے نہیں بلکہ شعاع ہونے کی وجہ سے ہے یہی وجہ ہے کہ پانی پر اور چمکدار شئے مثلاً اسٹیل اور پالش کئے ہوئے فرش پر بننے والے واضح عکس کو نہ تصویر سمجھا جاتا ہے اور نہ ہی اس پر تصویر کا اطلاق کر کے اسے حرام کہا جاتا ہے بلکہ اسے آئینے کے عکس کے مثل سمجھا جاتا ہے۔

حالانکہ آئینے اور ان اشیاء کے اجزاءِ ترکیبی کا فرق کسی ذی عقل سے ہرگز پوشیدہ نہیں ہے۔ لہٰذا ظاہر ہوا کہ ان اشیاء میں بننے والے عکس کو تصویر کے حکم میں صرف اس لئے نہیں داخل کیا جاتا کہ یہ شعاعوں سے بنتے ہیں۔ جیسا کہ صدر الشریعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت سے ظاہر ہے۔" (بلفظہ)

اقول ان امور ثلاثہ کا صدر الشریعہ کے اقوال سے ظاہر ہونے کا دعویٰ عطاری صاحب نے کیا ہے۔ آیئے ہم اس پر گفتگو کرتے ہیں۔ صدر الشریعہ کی عبارت میں یہ کہاں ہے کہ شعاعوں سے بننے والے پیکر کا نام تصویر نہیں؟ بلکہ صرف اتنا ہے کہ وہاں (آئینے میں) تصویر ہوتی ہی نہیں بلکہ خطوط شعاعی آئینے کی صقالت کی وجہ سے لوٹ کر چہرے پر آتے ہیں۔ یہاں پر تو آنکھوں کے خطوط شعاعی کا ذکر ہے دوسری کسی طرح کی شعاعوں کا کوئی ذکر نہیں پھر شعاع بصر کو دوسری عام شعاعوں پر کیوں منطبق کردیا؟ یہ توجیہ القول بما لا یرضی به القائل کی بہترین مثال ہے فطرۃً خطوط شعاعی کا لوٹنا اور ہے، دوسری کسی بھی طرح کی شعاعوں سے پیکروں کا بالارادہ بنانا اور ہے۔ آپ جو ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ صدر الشریعہ کے قول سے نہیں بلکہ آپ کی من مانی دلیل سے ثابت کرنے کی بے جا کوشش ہے۔ اگر صدر الشریعہ علیہ الرحمہ آپ کی یہ دلیل ملاحظہ فرماتے تو اس کی رکاکت پر ضرور سخت ترین گوشمالی فرماتے۔

آپ فرماتے ہیں "کیونکہ آئینے میں بننے والے پیکر سے تصویر کی نفی آئینے کی وجہ سے نہیں بلکہ شعاع ہونے کی وجہ سے ہے"۔

امرِ اوّل میں عطاری مفتی نے لکھا ہے کہ "بلکہ وہاں اصلاً کوئی تصویر ہی نہیں" اور امرِ سوم میں لکھ رہے ہیں کہ "آئینہ میں بننے والے پیکر"۔۔۔۔۔ان دونوں عبارتوں کا مفہوم یہ ہوا کہ آئینہ میں تصویریں نہیں ہوتیں ہیں بلکہ پیکر ہوتے ہیں۔اس پر اطلاعاً عرض ہے کہ آئینہ میں کوئی پیکر بھی نہیں ہوتا ہے، کوئی تصویر بھی نہیں ہوتی ہے۔ہاں، بظاہر جو آئینہ میں نظر آرہا ہے وہ حقیقت میں شعاعِ بصر یا آنکھ میں ہے اور اسکو "شعاعیت" کی وجہ سے تصویر کے زمرے سے ہی نکال دینا بلا دلیل ہے۔مصقل اشیاء کے اجزائے ترکیبی کے اختلاف اور شعاع کے اتحاد سے عطاری مفتی دھوکہ کھا گئے۔شعاع کو سب میں متحد دیکھا اسی کو وجہ حلت تسلیم کرلیا، اور اتنی قریب کی بات بھی سمجھ میں نہ آئی کہ ان مصقل اشیاء میں اگر شعاعیت کا اتحاد ہے تو، صقالت کا بھی تو اتحاد ہے۔پھر یہ بھی کہیے کہ ہر چمکدار شبیہ بھی تصویر نہیں ہے۔بزرگوں کی عبارتوں سے "سطحِ آئینہ" کی شبیہوں پر تصویر کا عدمِ اطلاق ثابت ضرور ہوتا ہے لیکن یہ آپ کے لئے مفید نہیں ہے۔کیونکہ آپ کا دعویٰ آئینہ کے متعلق نہیں بلکہ شعاع سے متعلق ہے۔اب رہا لوٹنے والے خطوطِ شعاعی میں تصویر ہے یا نہیں۔۔۔اس بارے میں نہ ہی سوال ہوا، نہ ہی صدر الشریعہ علیہ الرحمہ اس مسئلہ کی تحقیق فرمارہے ہیں۔یہیں عطاری مفتی سے بڑی خطا ہوئی کہ سطحِ آئینہ پر تصویر کے عدمِ اطلاق کو شعاعیت پر منطبق کردیا۔سطحِ آئینہ پر تصویر کی عدم موجودگی سے صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کا یہ مطلب نہیں کہ شعاع یا آنکھ میں بھی تصویر نہیں ہے۔وہ اس بارے میں خاموش ہیں تو اب اگر آپ کو اس کی تحقیق کرنی ہی ہے تو اسکے لئے اُس عبارت کی طرف نہیں بلکہ "علمِ مناظر" کے اصول کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔اور علمِ مناظر میں یہ بات متحقق ہوچکی ہے کہ جب تک آنکھوں یا آنکھوں کے نور میں تصویر نہیں بنے گی تب تک

ذہنِ انسانی کسی منظر کا ادراک نہیں کرسکتا۔صرف کرامتاً ہی ایسا ہوسکتا ہے کہ نورِ بصر میں تصویر بنے بغیر خارج کی کسی چیز کا منظر ذہنِ انسانی ادراک کرلے۔۔۔۔اور جو عام خوابوں میں اَن دیکھے مناظر کا ادراک ہوتا ہے تو اس کی عمومی اصل یہ ہے کہ دماغ کی ''قوتِ متصرفہ'' دماغ ہی کی دوسری قوت ''قوتِ حافظہ'' سے متعدد مناظر نکال کر اس میں تصرف کرتی ہے اور کچھ نئے مناظر بناتی ہے۔پھر اَن دیکھے مناظر کو ''پردۂ ذہن تک منتقل کردیتی ہے۔اس طرح اَن دیکھے مناظر خواب میں نظر آتے ہیں۔**لہٰذا ثابت ہوا کہ خارجی مناظر کے انطباع یا ارتسام کے بغیر ذہنِ انسانی کسی منظر کا ادراک نہیں کرسکتا۔**

عطاری مفتی صاحب کے پاس اس پیکر کو تصویریت سے نکالنے کے لئے صرف ایک ہی دلیل ہے اور اسکا خلاصہ یہ ہے کہ آئینہ کا بنانا، اس میں دیکھنا، دکھانا جائز ہے، اسلئے وہ تصویر نہیں۔جب آئینہ کے بارے میں انکو جواز کا حکم مل گیا تو اب اس کے جواز کیلئے علّت ڈھونڈنے نکلے۔بڑی عرق ریزی کے بعد علت یہ نکالی کہ وہ ''شعاع'' ہے۔جبکہ جواز کیلئے علّت کی تلاش ہی سرے سے غلط ہے۔اصل مسئلہ اُس طرح نہیں جسطرح عطاری مفتی نے سمجھا ہے بلکہ یوں ہے کہ ''شعاعِ بصر'' کے تصویر ہونے کے باوجود اس پر حرمت کے احکام مرتب اس لئے نہیں ہوتے ہیں کہ اس میں ''حرمتِ تصاویر'' کی ''علّتِ منصوصہ، موثرہ'' موجود نہیں ہے۔وہ علّت، اس کا سببِ بُت پرستی یا مضاہات لخلق اللہ ہونا ہے۔آئینہ یا اس کی تصویریں سببِ بُت پرستی نہیں۔اسی بات کو امامِ اہلسنت علیہ الرحمہ نے ''جد الممتار'' کی عبارت میں سمجھایا ہے۔اذالمرأۃ لم تعبد ولا الشبح المنطبع فیھا

لہٰذا ثابت ہوا کہ ''شعاعیت'' کا شوشہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہے بلکہ ''عقلی'' اور ''نقلی'' دونوں اعتبار سے لایعنی اور باطل ہے۔

گذارش

ٹی۔وی، مووی، فلم، سی۔ڈی اور موبائل کی شبیہوں کو علی سبیل المنزل اگر تصویر میں شمار نہ بھی کیا جائے تو، بتایئے کہ ان "شعاعی پیکروں" کو موبائل میں برکت کے لئے محفوظ رکھنا، "دیدارِ عطار" کی برکتوں کو لٹانے کے لئے "شعاعی پیکروں" کو بڑے بڑے اسکرین لگا لگا کر دکھانے کی ترکیبیں بنانے میں مگن رہنا اور اِس بات کی انفرادی کوشش کرنا کہ "زندہ ولی کے دیدار ہی سے لوگوں کی کایا پلٹ جاتی ہے" مووی کے ذریعے عطار صاحب کی زیارت کی سعادت سے بگڑی بننے کی بات لکھنا اور ان رسالوں کو "مدنی رسائل" کہہ کر لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کرنا، **کیا یہ ان پیکروں کا احترام نہیں ہے؟** "ٹی۔وی اور مووی" میں حضرت صاحب کا دیدار کیا جائے اس بات کو "ٹی۔وی اور مووی" رسالے میں حقیقی دیدار ہی کے برابر کہا گیا ہے۔اب جو احترام حضرت صاحب کی ذات کا کیا جاتا ہے وہی احترام حضرت صاحب کے پیکر کا بھی ہو رہا ہے۔اس پر دعوتِ اسلامی کی سب سے بڑی کابینہ نے بھی کنٹرول کی کوشش نہ کی، اور نہ ہی کر سکتی ہے۔ کیونکہ ہم اپنے تجربات اور مشاہدات سے یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی میں اپنے مبلغین کی ہر عادت اور ہر ادا پر نگاہ رکھ کر کنٹرول کیا جاتا ہے لیکن حضرت صاحب کی عقیدت پر کنٹرول نہیں کیا جاتا۔ بلکہ جو مبلغ حضرت صاحب سے جتنی زیادہ عقیدت دکھائے وہ اُتنا ہی "پاورفل" مبلغ ہے۔ حضرت صاحب کی عقیدت ہے تو تحریکی اور "مدنی مزاج" ہے اور حضرت صاحب سے عقیدت میں تھوڑی بھی کمی ہے تو وہ کسی طرح تحریکی مزاج کے قابل نہیں۔ ایسی صورت میں مذکورہ نفس الامری حقائق ان "پیکروں" کے احترام میں شمار ہوں یا پھر انکے ذریعے حضرت صاحب کا احترام مقصود ہو۔ دونوں صورتوں میں اسکے نتائج مفاسدِ تصویر سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ صرف الفاظ بدل گئے تصویر کا احترام نہیں "شعاعی پیکروں" کا احترام ضرور برقرار ہے۔ لیکن نتائج کے اعتبار سے دونوں برابر ہیں۔ **انما العبرۃ بالخواتیم**

تصویر کے جن مفاسد کو ملحوظ رکھ کر حرام کیا گیا ہے، وہ سارے مفاسد یہاں بھی موجود

ہیں۔اب دعوتِ اسلامی کے ذمہ داروں پر ضروری ہے کہ وہ "اس پیکر" کے احترام پر پابندی لگائیں اور اس کو تصویر مان کر حکمِ حرمت سنائیں۔ ورنہ وہ دن دور نہیں جب عطار صاحب سے بے انتہا عقیدت رکھنے والے اور ترکیبیں بنا بنا کر عقیدتیں پیدا کرنے والے مبلغین "اس پیکر" کے ساتھ تصویر سے بدتر سلوک کریں گے۔ان لوگوں سے میری گزارش ہے کہ اپنی "حبّ جاہ" پر (جو "دیدارِ عطار" اور اس طرح کی دوسری سی۔ڈیوں سے نمایاں ہے) پابندی لگائیں اور اپنے اس قلبی جذبے کو کسی اور طریقے سے پورا کریں۔ ورنہ وہ دن دور نہیں جب آپکا یہ "شعاعی پیکر" ہی آپکی تحریک کو جلا جلا کر خاکستر کرتا رہے گا۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ ٹی۔وی اور مووی رسالے کے آنے کے بعد پرانے حمایتی علمائے کرام بھی جس شدت سے مخالفت کر رہے ہیں اتنی شدت پہلے کبھی دیکھی نہیں گئی تھی۔

ٹی۔وی اور مووی رسالہ عوام کے لئے ہے۔اسے پڑھ کر عام قاری کو یہی تاثر ملتا ہے کہ ٹی۔وی اور مووی کو اعلیٰ حضرت اور صدر الشریعہ علیہما الرحمہ نے بھی جائز ہی قرار دیا ہے۔صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے فتوے میں لفظ "شعاعی خطوط" دیکھ کر مذکورہ رسالے کے مفتی خوش ہو گئے اور لفظوں کی مشابہت دیکھ کر فتویٰ لکھ ڈالا حقیقت حال پر غور نہیں کیا۔شعاع دیکھ کر ہر شعاع کو جائز قرار دے دیا آخر وہ خود بھی تو ہر شعاع کو جائز نہیں کہتے۔ٹی۔وی کی فحش تصویریں بھی شعاعوں سے بنتی ہیں، تو شعاع ہونے کی وجہ سے وہ جائز کیوں نہ ہوئیں؟ تھوڑا اسے سوچ لیتے کہ "شعاع بصری" میں اور "شعاع برقی" میں کیا فرق ہے تو صدر الشریعہ کا قول سمجھ میں آجاتا۔اعلیٰ حضرت اور صدر الشریعہ علیہما الرحمہ کے اقوال کو سمجھنا اور سمجھانا عطاروں کے بس کی بات نہیں۔عطاری مفتی کو مشورہ ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت اور صدر الشریعہ جیسے بزرگوں کی عبارتوں کو زیادہ سمجھنے سمجھانے کی کوشش نہ کریں ان بزرگوں کے اقوال کو من وعن دوسروں تک پہنچانے اور ان اقوال کی من وعن حفاظت کا اہتمام کرنے کی کوشش کرنا ہی ان کے لئے کافی ہے۔ سمجھنا سمجھانا عطاروں کے بس کی بات نہیں یہ فقہاء پر چھوڑ دیجئے۔آپ کو معلوم ہوگا کہ محدثین اور فقہاء کے فرق کو سمجھانے کے لئے ہمارے بزرگوں نے بڑی

دلنشیں مثال دی ہے فرماتے ہیں ''محدثین عطار (پنساری) ہوتے ہیں اور فقہا طبیب۔ ''عطار (پنساری) صرف جڑی بوٹیوں کے نام جانتے ہیں اور طبیب ان دواؤں اوران جڑیوں کے محلاتِ وقوع، ان کے خواص، انکے اثرات اوران کے نتائجِ شفاء کو اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں۔

عطار صاحب کی خصوصیت

بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ہر نازک مسئلہ میں ابتدأ وہ محتاط مفتیانِ کرام کی بات مانتے اور عمل کرتے اور کرواتے ہیں۔ پھر بتدریج غیر محتاط علما و مفتیانِ کرام کے گروپ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ۱۹۹۱ء سے ۱۹۹۷ء تک مسلسل دعوت اسلامی کے قریب ترین اخص الخواص مبلغین بلکہ خود ''حضرت صاحب'' کی زبانی ہم سنتے تھے کہ ''مائک پر نماز جائز نہیں ہے۔ فرمایا کرتے تھے، ''جو لوگ کہتے ہیں کہ مسجد میں نمازی زیادہ ہیں انکو دیکھنا چاہیئے کہ دعوتِ اسلامی کا لاہور کا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ الحمدللہ عزوجل لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں، پھر بھی نماز مائک کے بغیر ہی ہوتی ہے اور الحمدللہ عزوجل کوئی نظم نہیں ٹوٹتا''۔۔۔۔ نیز۔۔۔۔ ممبئی کے دعوت اسلامی کے خاص مبلغین ایسی مساجد تلاشتے رہتے تھے کہ جن میں مائک پر نماز نہ ہوتی ہو اور دور دراز علاقوں سے ان مساجد ہی میں نماز ادا کرنے کی ترکیبیں بناتے تھے۔ پھر اس مسئلہ میں انہوں نے اپنے دِل کے ساتھ دَل بھی بدل لیا۔ مائک کے جواز کے قائل ہو گئے اور ''عدم جواز'' کا فیصلہ سنانے والوں سے دور ہو گئے۔۔۔۔ اس کے بعد

نفل نماز کے لئے تداعی کے ساتھ جماعت کا اہتمام کرنے کے سلسلے میں ابتدأ وہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے ساتھ تھے۔ پھر مفتی اکمل صاحب کی ''تحقیق'' سامنے آئی اور اس مسئلہ میں ''خیمہ اعلیٰ حضرت'' سے نکل کر اکمل صاحب کی نامکمل تحقیق کے کھلے میدان میں کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد

ٹی۔وی کا مسئلہ آیا۔ پہلے ٹی۔وی کے عدم جواز کے قائلین علماء و مفتیانِ کرام کی طرف داری میں اتنی شدت تھی کہ گھروں سے ٹی۔ویز نکال کر چوراہوں پر ہفتہ واری اجتماعات کے بعد

سنگسار کرنے کا اہتمام کرتے تھے، اور اب وہ جائز ہو گیا ہے۔

اس پر میٹھے میٹھے بھائی یہ فرمائیں گے کہ "حضرت صاحب تو ٹی.وی. کے اب بھی مخالف ہی ہیں" اور خود انہوں نے لکھا ہے کہ

"میں جس طرح پہلے ٹی۔وی کا مخالف تھا، الحمد اللہ عزوجل اسی طرح اب بھی مخالف ہوں۔" (ٹی۔وی اور موویٰ، ص ۲۲)

اس پر عرض ہے کہ یہ سراسر جھوٹ اور دھوکہ ہے۔ پہلے آپ نے اُسے تصویر ہی مان کر مکمل ناجائز سمجھا تھا، اُس کے جائز استعمال کی کوئی صورت آپ کی نگاہ میں تھی ہی نہیں۔ اسی لئے تو ہزاروں ٹی۔ویاں گھروں سے نکلوا کر تڑوادی گئیں۔ انہیں بیچنے سے بھی منع کر دیا گیا کہ جسکو بھی بیچو گے، وہ گناہ ہی میں استعمال کریگا۔ تضیع مال کے فتوے سے بچنے کے لئے آپ نے اسوقت 'محتاط علمائے کرام' کے عدم جواز کے دامن میں ہی پناہ لی تھی اور اب اسکے جائز استعمال کی صورت کرید کر لے آئے، تو معلوم ہوا کہ پہلے کی مخالفت کچھ اور تھی، اور اب کی مخالفت کچھ اور ہے۔ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایسی صورت میں یہ کہنا کہ "جس طرح پہلے" ٹی۔وی کا مخالف تھا، الحمد للہ عزوجل "اسی طرح اب بھی ہوں" جھوٹ اور مکاری ہے۔

قارئین! "جس طرح" اور اُسی طرح کے لفظوں پر غور فرمائیں، نفاقِ عمل سے بچنے کیلئے ہاتھ پاؤں مارنے کی انکی اس کوشش پر دادِ تحسین دیتے ہوئے رقصِ بسمل کا نظارہ دیکھیں۔

عطار صاحب! آپ جس طرح پہلے تھے اُس طرح اب نہیں رہے۔ بتایئے کیا جائز استعمال کا فتویٰ قبول کر لینے کے بعد اب بھی آپ اپنے مبلغین کو ہفتہ واری اجتماع میں "مار و شیطان کو" "مار و شیطان کو" بول بول کر ٹی۔وی توڑنے کی اجازت دینگے۔۔۔۔؟

کاش!!! ایسا ہوتا کہ پہلے کی طرح ٹی۔وی کی سنگساری کا حکم اب بھی جاری فرما دیتے تو آپکی "اسی طرح اب بھی" والی بات درست ہو جاتی اور مزہ تو اس وقت آئیگا جب ٹی۔وی کو سنگسار کرتے وقت اسکا اسکرین جاری ہو اور اس میں آپ ہی کا "پیکر" نظر آرہا ہو۔ پھر آپکی پہلے والی

سنت لوگ ادا کریں۔ باآوازِ بلند پکاریں "مارو شیطان کو، مارو شیطان کو"

آپ کو "اسی طرح اب بھی" والی اپنی بات کی لاج رکھنے کے لئے اس کی سنگساری کا حکم جاری فرما ہی دینا چاہیئے۔۔۔۔کیا آپ اب بھی ٹی۔وی کو سنگسار کرنے کا حکم صادر فرمانے کے لیے تیار ہیں؟ اگر تیار ہیں تو زہے نصیب۔۔۔۔میں بھی تاج الشریعہ دام ظلہ کے علمی میدان سے بڑی بڑی چٹانیں نہیں بلکہ دلائل کی صرف کنکریاں چن چن کر اس "رمی جمار" میں شامل ہو جاؤں گا۔ انشاء اللہ عزوجل۔۔۔لیکن آپ ہرگز تیار نہیں ہونگے اسلئے کہ اس کے جائز استعمال کی صورت اپنے زعمِ باطل میں آپ نکال ہی چکے ہیں تو پھر تضیعِ مال کا وبال اپنے سر کیوں لیں گے؟۔۔۔لہذا سنجیدگی سے سوچیے آپکا یہ مبارک قول "" میں جس طرح ٹی۔وی کا پہلے مخالف تھا اسی طرح اب بھی ہوں۔" صرف زبان سے ادا ہوا تھا یا دل کا بھی اس میں کچھ دخل تھا؟ یا آپکے نام سے کابینہ نے جھوٹ ہی چھاپ دیا؟ (ابھی حال ہی میں ہم نے آوڈیو سی ڈی کے ذریعے آپ ہی کی زبانی سنا کہ کابینہ آپ ہی کی مٹھی میں ہے)

مقتدر علمائے کرام کی خدمت میں "مشتے نمونہ از خروارے" کے طور پر تین مثالیں پیش کی گئی ہیں، اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جنابِ عطار صاحب کسی بھی مسئلہ میں چاہے جتنا تصلب دکھائیں لیکن "حالاتِ زمانہ" کا اثر بہت جلد قبول کر لیتے ہیں۔ اسلئے آج جو علماء انکی حمایت میں ہیں انہیں چوکنا ہو جانا چاہیے کہ جن جن باتوں کو دیکھ کر آپ انکی حمایت کر رہے ہیں۔ ان ہی امور میں معلوم نہیں کب ان کے مرید کوئی مرجوح قول تلاش کر لیں اور آپ کو اپنی حمایت پر شرمندہ ہونا پڑے۔ عطاری مفتی صاحب کے فتوی کے آخری حصے کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ جب فقیہ ابوالليث سمرقندی علیہ الرحمہ جیسے بزرگ "حالاتِ زمانہ" کی وجہ سے تین مسائل میں رجوع فرما سکتے ہیں اور راجح اقوال کو چھوڑ کر مرجوح اقوال پر فتوی دے سکتے ہیں تو پھر حضرت صاحب اگر راجح اقوال کو چھوڑتے رہیں تو کونسے تعجب کی بات ہے؟۔۔۔۔اب دیکھتے رہیے کہ کس کس مرجوح قول پر فتوی دیا جائے گا۔۔۔اب مرجوح اقوال پر فتوی دینے کا راستہ تو کھل ہی چکا ہے، فقیہ ابوالليث

سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی برابری ان لوگوں نے کر ہی لی ہے بلکہ مجتہد فی المسائل کے منصب پر فائز ہو چکے ہیں۔ بس حالاتِ زمانہ کو دیکھتے جائیں گے اور مرجوح اقوال پر فتوے دیتے جائیں گے۔ بلکہ مردود اقوال پر بھی۔۔۔۔ جیسا کہ کئی بار حقیقی کاغذی تصویر کے جائز ہونے کا فتویٰ لینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے ہیں۔

پُرلطف بات تو یہ ہے کہ حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمہ کے تین مسائل کی مثال پیش کر کے عطاری مفتی نے یہ قبول کر لیا ہے کہ **ٹی۔وی کو ناجائز کہنا راجح قول ہے اور جائز کہنا مرجوح قول ہے۔** حالانکہ گزشتہ اوراق میں اپنے زعم میں وہ یہ ثابت کر آئے ہیں کہ ٹی۔وی کے پیکر تصویر ہی نہیں ہیں۔ اس کے باوجود اسے ناجائز کہنا راجح قول بتا رہے ہیں۔۔ اب انسے سوال ہے کہ جب وہ تصویر ہی نہیں ہیں تو ناجائز کہنا راجح کیسے ہو گیا؟ وہ کون سے اسباب ہیں جن کی وجہ سے آپ پیکر مان کر بھی ناجائز کہنے کو راجح فرما رہے ہیں؟۔۔۔ کیا آپ نے یہ تسلیم نہیں کر لیا کہ پیکر کا بنانا، دیکھنا بھی ناجائز ہی ہے اور یہی قول راجح ہے؟۔۔۔ اب آپ کو یہ بھی تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں ہے کہ پیکر میں بھی مفاسدِ تصویر جوں کے توں پائے جاتے ہیں اس لئے پیکر بنانا، دیکھنا بھی ناجائز ہی ہے اور یہ بھی ماننا پڑے گا کہ یہی راجح قول بھی ہے۔۔۔۔۔۔۔ اب بات سمجھ میں آ گئی ہو گی کہ لفظِ ''پیکر'' استعمال کر کے آپ نے ایک لفظی نزاع پیدا کیا تھا اور خلطِ مبحث کیا تھا۔ ورنہ چاہے جس نام سے یاد کرو تصویر ہی تو ہے اور یہی راجح قول بھی ہے۔ رہی بات حالاتِ زمانہ کی وجہ سے مرجوح اقوال اپنانے کی۔ تو سن لیجئے کہ حضرت ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے حالاتِ زمانہ کو اپنی فراست سے پرکھ لیا تھا کہ اب دین کا کام بھی مخصوص حالات میں درہم و دنانیر پر موقوف ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ ہم دیکھتے ہیں ساری دنیا میں ''فی سبیل اللہ'' اور ''اخلاص'' کا ڈھنڈورا پیٹنے والی، علماء کے نذرانوں پر پونی نگاہ رکھنے والی تحریک بھی اب اپنے مبلغین کو ''ترکیب'' میں لا کر زکوٰۃ وصول کرواتی ہے اور اسی میں سے انہیں تنخواہ بھی دیتی ہے۔ تو یہ بات اب تجربہ سے ثابت ہو گئی کہ دین کا کام بھی درہم و دنانیر کے بغیر نہیں ہو پاتا ہے۔ اس لئے انہوں نے اجرت لینے کی اجازت

دے دی۔ اب آپ بتائیے کہ کیا دین کا کام ٹی۔ وی پر موقوف ہوگیا؟ کیا دینی تعلیم کا حاصل کرنا ٹی۔ وی کے بغیر دشوار ہوگیا؟ کیا سارے مدارس بند کردیے جائیں؟ ائمہ مساجد کے جمعہ کے خطاب پر پابندی لگادی جائے؟ کتابوں کی اشاعت روک دی جائے؟۔۔۔ معلوم ہوا کہ دین کا کام ٹی۔ وی پر موقوف نہیں ہوگیا۔ برخلاف ان تین مسائل کے جو حضرت فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیش کردہ ہیں۔۔۔ آپ زکوۃ وصول کرنا اور اسے اپنے مبلغین پر خرچ کرنا بند کردیجئے، دیکھئے پھر آپ کا کام کیسے چلتا ہے۔ سارے ٹی۔ وی چینل بند ہوجائیں، تب بھی دین کا کام چلتا ہی رہے گا۔ اس لئے ٹی۔ وی کو ان مسائل کی طرح مطلقاً جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

قارئین ! ایک بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ دعوتِ اسلامی کے امیر مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب ابتداً محتاط علمائے کرام کی بات مان کر ان کی حمایت لے لیتے ہیں اور انسے حمایت کی تحریر لکھوا بھی لیتے ہیں۔ پھر جب اپنے مریدوں کی تعداد بڑھا لیتے ہیں تو پلٹ جاتے ہیں۔ پھر کسی کی نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ انکے قلبی رجحانات اور انکے اعمال کی اصلاح فرمائے۔ آمین۔۔۔۔ ایسا ہی کچھ معاملہ نائب مفتی اعظمِ ہند شارحِ بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اور فقیہ ملّت حضرت مفتی جلال الدین امجدی صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے ساتھ بھی پیش آیا۔ ان دونوں بزرگوں کی تائید اور حمایت دعوتِ اسلامی کو اُس وقت حاصل تھی جب دعوتِ اسلامی اور اسکے امیر مائک پر نماز کے ناجائز ہونے اور ٹی۔ وی کے حرام ہونے کی بات مانتے تھے۔ چونکہ ان دونوں مسئلوں میں امیر دعوتِ اسلامی تعجب خیز انداز میں اپنی باتوں سے پھر چکے ہیں تو اب ان دونوں عظیم ہستیوں کی پرانی تائید اور حمایت انکے لئے فائدے مند نہیں ہے۔ اگر یہ دونوں بزرگ موجود ہوتے تو ضرور ان مسائل میں کسی طرح نرمی قبول نہ فرماتے اور اگر الیاس قادری ان کی موجودگی میں جواز کی ضد پر اڑے رہتے، جس طرح ابھی ہیں تو ہرگز ہرگز یہ عظیم ہستیاں انکی تائید وحمایت نہیں کرتیں۔

گزارش نامے کا جواب

جو گذارش نامہ ناگپور کی متعدد انجمنوں نے علمائے عظام کی خدمت میں پیش کیا ہے، اس میں جو نو (۹) سوالات مذکور ہیں ان کے ترتیب وار مختصر جوابات بھی حاضرِ خدمت ہیں۔

سوال نمبرا: بصد ادب و احترام دریافت طلب امر یہ ہے کہ جس چیز کے عدمِ جواز کا فیصلہ ہمارے اکابر علماء کر چکے ہیں، خوابوں کے ذریعے اسکے جواز کی راہ ہموار کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

جواب نمبرا: جواز کی راہ صرف ہموار ہی نہیں کی گئی ہے بلکہ جواز کے قائل بھی ہو چکے ہیں، بلکہ عامل بھی۔ جو خواب بیان کئے گئے ہیں وہ جواز کی راہ ہموار کرنے کے لئے نہیں بلکہ عطار صاحب کے ''تقدس'' کی دھونس جمانے کے لئے بیان کیے گئے ہیں۔ انکی کتابوں، انکی تحریروں، انکی تقریروں سے ثابت ہے کہ دعوتِ اسلامی کی ساری کارکردگی عطار صاحب کے ''مصنوعی تقدس'' کی دھاک بٹھانے کے اردگرد گھومتی ہے۔ یہیں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ٹی۔ وی اور مووی کو جائز کہنے کے پیچھے بڑا مقصد یہ ہے کہ عطار صاحب ہی کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔ دین و سنیت کی خدمت تو ہوتی رہتی ہے، اس روباہی کردار کا حکم تو ملک کے مقتدر مفتیانِ عظام ہی سے پوچھا جائے ،کون ہے جو مذکورہ حقیقتِ حال سے واقف نہیں۔ ایسے حالات میں کوئی بھی ذی فہم اس طرح کے خواب لکھنے، چھاپنے اور انکی تشہیر کرنے کو بنظرِ استحسان نہیں دیکھتا ہے۔ مفتیانِ عظام تو ایسی حرکتوں سے اپنی بیزاری ہی کا اظہار فرماتے ہیں۔ ایسی صورت میں ''تحریکی مزاج'' رکھنے والے مبلغین سے عرض کروں گا کہ جس بات سے علماء و عوام بیزاری کا اظہار کریں اسکا ترک کر دینا ہی تحریک کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔ لیکن حضرت صاحب کی عظمت کے سکے بٹھانے کے لئے خود حضرت صاحب اس ''تحریکی مزاج'' سے کافی دور ہیں۔

سوال نمبر (۲): مولانا الیاس قادری کے ٹی۔ وی اور مووی کے توسط سے ہونے والے دیدار کو حقیقی دیدار مان لینا اور اسکے فیضان سے لوگوں کے تائب اور جنتی ہونے کی بات کہنے، لکھنے اور تقریر

میں بیان کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

جواب نمبر (۲): ٹی۔وی کے دیدار کو حقیقی دیدار مان لینے سے یہ لوگ بت پرستی کے بالکل قریب آچکے ہیں۔اسلئے کہ خود عطار صاحب کی مزعومہ برکتوں کو حاصل کرنے کے لئے "سگانِ عطار" ان پیکروں کی تعظیم واحترام میں ٹوٹ پڑے ہیں تو اسکے نتائج تصاویر اور تماثیل کے احترام سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔لہذا ٹی۔وی کے دیدار کو حقیقی دیدار مان لینے میں "مفاسدِ تصویر" مزید نمایاں ہوگئے ہیں۔اسلئے اس پر حکم کراہتِ تحریم ہی کا ہونا چاہیئے۔واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

اعتراض: ملک کے ایک مقتدر جید مفتی دینِ متین حضرت مفتی مطیع الرحمٰن صاحب قبلہ نے "تصویر کو دیکھنا" جائز قرار دیا ہے۔جب تصویر کا دیکھنا جائز ہے تو "پیکر کا دیدار" بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا؟

جواب: ہمارا غالب گمان یہ ہے کہ مناظرِ اہلسنت مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے بھی "تصویر کا دیکھنا" مطلقاً جائز نہیں کہا ہے۔ورنہ ان سے پوچھئے جس طرح دوسرے افعال میں احترام وحقارت دونوں ہو سکتے ہیں اسی طرح "دیکھنے" میں بھی احترام وحقارت دونوں ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ لہٰذا بتائیے کہ تصویر کو احتراماً دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز یہ بھی بتائیے کہ تصویر کو تبرکاً دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ پھر سوال یہ بھی ہے کہ موبائل کے اسکرین پر "تصویر کو محفوظ رکھنا" جائز ہے یا نہیں؟ نیز یہ کہ "حضرت! ٹی۔وی کے پیکر کو تو آپ تصویر ہی مانتے ہیں اور دعوتِ اسلامی والوں نے تو یہ صراحتاً سمجھا دیا ہے کہ یہ حقیقی دیدار ہی ہے۔بلکہ حقیقی دیدار سے بڑھ کر ہے۔اُس کی برکت تو محدود ہے اس کی برکت تو پوری دنیا میں عام ہوگی۔دعوتِ اسلامی میں احترامِ تصویر کا بازار پورے شباب پر گرم نظر آتا ہے پھر بھی آپ "اس تصویر" کا دیکھنا جائز ہی کہیں گے؟۔۔۔۔۔۔۔یقیناً مفتی صاحب قبلہ کا جواب یہی ہوگا کہ یہ سب ناجائز ہے۔۔۔۔۔دیکھئے ٹی۔وی کی تحقیق میں امامِ علم وفن خواجہ مظفر صاحب قبلہ نے جابجا ٹی۔وی کی تصویروں اور حقیقی تصویروں کو حرام المشاہدہ لکھا ہے اور حضور مفتی مطیع الرحمٰن صاحب قبلہ اس سے متفق بھی ہیں۔خاص طور پر دیکھیں ص ۱۴۶ اور ص ۱۷۳۔اسلئے

"دیدارِ عطار" نامی سی۔ڈی لگا کر اجتماع کے بہانے لوگوں کو جمع کرنا اور عطار صاحب کے پیکر کا دیدار کرانا ناجائز ہی ہوگا۔۔۔۔مزید یہ کہ ٹی۔وی کے پیکر تصویر ہیں یا نہیں یہ "اصل" ہے اور انکو دیکھنا جائز ہے یا نہیں یہ "فرع" ہے۔کتنی ناانصافی ہوگی کہ "اصل" مسئلہ میں تو معتبر رجید مفتی دین کی تحقیق اور انکا فتویٰ تو ٹھکرا دیا جائے اور "فرع" کے سلسلے میں انکا مشروط قول مطلق سمجھ کر ہضم کرلیا جائے۔

سوال نمبر (۳) اسلام دشمن طاقتوں کے ٹی.وی. پر اسلام کے خلاف زہر اگلنے سے کیا ٹی۔وی مطلقاً جائز ہو جائے گا؟ تصویر کا حکم ہی بدل جائیگا، بقدر ضرورت جواب دینے کی اجازت ہوگی یا نہیں؟ بیان فرمائیں کرم ہوگا۔

جواب نمبر (۳) جب کسی خاص مسئلہ میں اسلام دشمن طاقتیں اسلام کے خلاف زہر اگلیں اور علمائے عظام، مفتیانِ دین اسکا جواب دینا شرعاً ضروری جانیں تو ایسی صورت میں "بقدرِ ضرورت" ہی کی اجازت ہوگی۔فَمَنِ اضْطُرَّ (اور جو ناچار ہوا۔) زیادہ کی نہیں۔غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ (نہ یوں کہ خواہش سے کرے نہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو۔) فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ (تو اسپر کچھ گناہ نہیں۔)۔۔۔دعوتِ اسلامی والوں نے اسلام دشمن طاقتوں کی زہر افشانی کا جواب دینے کا بہانہ تراشا اور حضرت صاحب کا تقدس جمانے ہی میں مصروف ہو گئے۔فَمَنِ اضْطُرَّ کو یاد رکھا اور غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ بھول گئے۔۔۔۔عطار صاحب اسلامی رخصت پر عمل کرتے ہوئے گاہے بگاہے اسلام دشمن طاقتوں کی زہر افشانیوں کا دندان شکن جواب دیتے رہتے تو کون تھا جو انہیں ملامت کرتا؟ اور شرعاً بھی انہیں رخصت حاصل تھی لیکن انکا مقصد ان اسلام دشمن طاقتوں کا جواب دینا نہیں ہے۔یہ کام تو مطلقاً جواز کی راہ نکالے بغیر بھی ہوسکتا تھا۔لیکن انکا مقصدِ اصلی یہ ہے کہ ٹی۔وی اور مووی کے ذریعے اپنے تقدس کی دھونس جمائے رکھی جائے اور یہ کام ٹی۔وی کو مطلقاً جائز کہے بغیر نہیں ہوسکتا تھا۔۔۔۔انتہائی تعجب خیز امر یہ ہے کہ جو تحریک اپنے بنیادی اصول سے یہ نظریہ رکھتی ہو کہ وہ اسلام کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والے فرقے، فرقہ وہابیہ کی تردید نہیں کریگی۔وہ اسلام دشمن طاقتوں کا

دندان شکن جواب کیا دیگی؟۔۔۔۔۔ میٹھے بھائیوں کو کڑوی باتیں کیسے یاد آگئیں؟۔۔۔۔عطار صاحب! آپ ہنسی، مسکراہٹ، ہمدردی، غمخواری کی خوشبو والے عطر بیچنے میں مصروف رہیئے۔ ''خنجر اعلیٰ حضرت'' اور ''رضا کے نیزے'' لے کر اسلحوں سے لیس اسلام دشمن طاقتوں کا دندان شکن جواب دینے کے لئے رخصت کے حدود سمجھنے والے باصلاحیت علما کو انکا کام کرنے دیجئے۔ آپکو کسی طرح ٹی۔وی کے استعمال کی اجازت ہی نہیں ہے اور نہ ہی آپکو اسکے استعمال کی کوئی شرعی ضرورت ہے۔ لہٰذا توبہ کیجئے اور باز آجایئے۔ تحریک کی بھلائی بھی اسی میں ہے۔ دیکھئے جب تک آپ نے اپنی سی۔ڈیاں نہیں بنوائیں تھیں، تب تک خود آپ ہی کا جو مضبوط کام پہلے ہوا وہ سی۔ڈیاں بنانے کے بعد نہیں ہو پایا۔ کبھی اس پر بھی غور کر لیجئے۔ واللہ الہادی الیٰ سواء السبیل

جواب نمبر (۴) (۵) ''شیطان لاکھ سستی دلائے مگر اس رسالے کو اول تا آخر ضرور پڑھیں'' اور ''شعبہ اصلاحی کتب'' اس طرح کے جملے عطار صاحب کے دیے ہوئے رہتے ہیں یہ لوگ اکثر عطار صاحب کی اندھی عقیدت میں بغیر سوچے سمجھے، بلا وجہ کسی بھی مقام پر فٹ کر دیتے ہیں اور یہ نہیں غور کرتے کہ ان جملوں کا مفہوم کب اور کہاں مناسب ہے اور کہاں نامناسب۔ اس کی مثال ''میٹھے میٹھے'' کی طرح ہے۔ بس عطار صاحب نے کہہ دیا، کہہ دیا۔ حالات، زبان، علاقے کے محاورات کے اعتبار سے اچھا لگے یا برا، انکو اس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ اسکو اندھی عقیدت کہیئے یا اندھی تقلید، بہر حال بیزاری ہی کا اظہار کیا جائے گا اور جس کسی عالم یا امامِ مسجد نے اس طرح کے مسئلوں میں تھوڑی بھی بیزاری کا اظہار کر دیا وہ ان میٹھے بھائیوں کے نزدیک سب سے بڑا دشمن سمجھا جاتا ہے۔ ترکیبیں بنا کر اس عالم کو مسجد سے نکالنے کی ٹھان لیتے ہیں، ناگپور سے لے کر ممبئی اور آس پاس کے علاقوں ہی کی اگر فہرست تیار کی جائے تو تقریباً ۵۰ رائمہ مساجد کے اسماء گنائے جاسکتے ہیں۔ اس سلسلے میں علما اہلسنت کو سخت قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ دعوتِ اسلامی کے کچھ حمایتیوں کا نظریہ یہ ہے کہ پیر کی عقیدت ایسی ہی ہونی چاہئے یہ لوگ اگر اپنے پیر کی عقیدت میں چند جملوں، مخصوص کپڑوں اور رنگوں میں محدود ہو جاتے ہیں تو اس میں حرج ہی کیا ہے؟۔۔ اس پر عرض ہے کہ یہ تو

"خانقاہ" کی خصوصیت ہوئی، تحریک کی نہیں۔ خانقاہی خصوصیات کو تحریک کا لیبل لگا کر مارکیٹ میں سپلائی کرنا دھوکہ ہے۔ یہ لوگ تحریک، تحریک چلائیں گے، ساری خانقاہیں متوجہ ہونگی اور جب یہ بھولے بھالے سنی، سنیت کا کام کرنے کے نام پر قریب ہوں گے اور ہمہ گیر تحریک کے بجائے عطار صاحب کی مشیخت میں ہی محدود ہو جائیں گے تو بتایئے کیا اس طرح کوئی بھی تحریک اپنے مقاصد میں مخلص کہلائی جا سکتی ہے؟۔

سوال نمبر(۶) کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے کسی بھی قول سے ثابت ہوتا ہے کہ شعاعوں سے بننے والی شبیہ تصویر کے حکم میں نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ وہ آئینہ کے عکس کے حکم میں ہوتی ہے؟ بیان فرمائیں کرم ہوگا۔

جواب نمبر(۶) ہرگز نہیں، اس کا تفصیلی بیان پہلے گزر چکا ہے۔

سوال نمبر(۷) حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ کے فتویٰ میں جو "خطوطِ شعاعی" کے الفاظ آئے ہیں، اسکا کیا مطلب ہے؟ کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ "شعاعوں" سے بننے والی شبیہ تصویر کے حکم میں نہیں ہے؟

جواب نمبر(۷) حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ کے فتویٰ میں "خطوطِ شعاعی" سے صرف "بصارت" کے خطوطِ شعاعی مراد ہیں۔ اسے کسی اور شعاعوں پر منطبق نہیں کیا جا سکتا۔ اسکا تفصیلی بیان پہلے گزر چکا ہے۔

سوال نمبر(۸): ائرپورٹ وغیرہ پر لگے کیمروں کی وجہ سے ائرپورٹ پر جانا منع ہوگا یا رخصت ملے گی؟ یہ "حفاظتی جبری کیمرے" آنے جانے والوں کو "معذور و مضطر" کے حکم میں لائیں گے یا پھر ان جگہوں پر جانے سے پرہیز کرنا ضروری ہوگا؟

جواب نمبر(۸): ائرپورٹ پر لگے "جبری کیمرے" کیمروں کو بالاختیار استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ایسے موقعوں پر قرآنِ پاک کی آیتِ کریمہ "فَمَنِ اضْطُرَّ" سے ماخوذ رخصت کی وجہ سے ان کیمروں کی زد میں رہنے والے علمائے عظام نہ ہی گناہگار و فاسق ہونگے اور نہ

ہی ٹی۔وی کی تصویر کو "تصویر" ماننے والے علماء عقل سے پیدل ہونگے۔(جیسا کہ عطاری مفتی نے ان معتمد علما کو عقل سے پیدل لکھ دیا ہے) ہاں! اس طرح کی دلیل دینے والے عطاری مفتی پر علم وعقل وفقہ کے دیوالیہ پن کا فتویٰ ضرور ہوگا۔ یہاں پر ایک اعتراض وارد ہوسکتا ہے کہ جب علماء کو معلوم ہی ہے کہ وہاں جا کر ہم مضطر ہو ہی جائیں گے، تو یہ وہاں تشریف ہی کیوں لے جاتے ہیں؟ صرف فرض یا واجب اسفار ہی میں جائیں دوسرے جائز اسفار میں نہ جائیں۔ تو اسکا جواب یہ ہوگا کہ اولاً جبری کیمروں سے اضطرار ثابت ہوا اور ثانیاً یہ اضطرار "عمومِ بلویٰ" کی شکل اختیار کر گیا۔ لہٰذا فرض و واجب اسفار کے علاوہ دوسرے جائز اسفار کے لئے بھی رخصت مل گئی۔ یہاں صرف ان کیمروں سے گزرنے کی رخصت ملی، نہ کے اس "عمومِ بلویٰ" نے خود کیمرے لگانے اور خود ٹی۔وی پر تصاویر بنانے اور تصاویر کے دیکھنے کی اجازت دے دی۔ کیونکہ عمومِ بلویٰ میں صرف بقدرِ ضرورت رخصت ملتی ہے اور عمومِ بلویٰ زمان ومکان کی تبدیلی سے بدلتا رہتا ہے۔ ائر پورٹ کی رخصت سے اجتماع گاہ کا ٹی۔وی جائز نہیں ہو جائے گا۔ جیسے پاس پورٹ میں تصویر ضروری، لائیسنس میں تصویر ضروری، شناختی کارڈ میں تصویر ضروری ہے۔ ان ساری صورتوں میں عمومِ بلویٰ کی وجہ سے اجازت تو مل جائے گی لیکن جاندار کی تصویر مطلقاً حلال نہ ہوگی۔ اسی طرح ٹی۔وی کی تصویر کی رخصت بھی اپنے زمان، اپنے مکان تک بقدرِ ضرورت محدود رہے گی۔ "میٹھے بھائیوں" کو عمومِ بلویٰ کا لفظ کیا مل گیا۔ عمومِ بلویٰ کے لفظ میں "عموم" کو دیکھ کر دھوکہ کھا گئے اور یہ سمجھ لیا کہ بس اب "عموم" آگیا ہے، لہٰذا ٹی۔وی کو عام کر دو۔

جب حالات مجبوری کے تحت آجائیں تو احکام میں رخصت مل جاتی ہے۔ جیسے شہر اٹارسی کے مناظرے کے سلسلے میں تجربہ ہوا۔ علاقہ اٹارسی میں تبلیغیوں نے علمائے اہلسنت کے سامنے مناظرہ کا چیلینج اس شرط پر رکھا کہ ویڈیو گرافی ضرور ہوگی۔ علمائے اہلسنت کو غالب گمان ہوگیا کہ ویڈیو گرافی کا انکار کیا گیا تو دیوبندی فتنہ مچائیں گے اور ہوا بھی یہی کہ جب علمائے اہلسنت نے ویڈیو گرافی کے بغیر مناظرے کا چیلینج قبول کیا تو یہ مشہور کیا جانے لگا کہ "بریلوی علما ویڈیو گرافی سے

نہ بچنے کا بہانہ لے کر مناظرے سے راہِ فرار اختیار کر رہے ہیں۔ اسلئے علمائے اہلسنت کفر وایمان کے سلسلے میں احقاقِ حق کے لئے معذور و مضطر کے حکم میں ہو گئے، رخصت مل گئی۔ ''باغی'' اور ''عادی'' ہونے کے اجازت تو نہ ملی۔ اگر علمائے اہلسنت مناظرے کی ضرورت کے علاوہ بھی ویڈیو گرافی کراتے رہتے تو ضرور ''باغی'' اور ''عادی'' کہلاتے۔ لیکن الحمدللہ علمائے اہلسنت حدودِ شرع کو اچھی طرح جانتے پہچانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن عطار صاحب تو اپنے ''دیدار'' سے پہلے اپنی آواز کا جادو جگانے، پھر قدم دکھانے، پھر کمر دکھانے، پشت دکھانے اور اسکے بعد رخسار کا دیدار کرانے، اور پھر اچانک رخِ زیبا لے کر اسکرین پر آجانے کی حرکت کر رہے ہیں۔ ''دیدارِ عطار'' کی سی۔ڈی ''احترامِ عطار'' کی نوٹنکی کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا وہ ''باغی'' اور ''عادی'' لوگوں میں شمار ہونگے۔

(۹) مذکورہ عطاری مفتی کو فتویٰ لکھنے کی ابھی اجازت ہی نہیں ہوگی۔ اسلئے کہ فقہاء کے اقوال کو سمجھ کر اسکا صحیح ترجمہ کرنے کی صلاحیت نہ ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت کو اپنی طبیعت میں ڈھالنے کی کوشش کرنے کا مزاج بھی انکے فتویٰ سے محسوس ہوتا ہے۔ حکمِ شرع بتانے میں اخلاص اولین شرط ہے اور یہاں وہ سرے سے مفقود ہے۔ ایسا نہیں ہوا کہ پہلے دعوتِ اسلامی کے مفتی نے فتویٰ لکھا ہو، پھر شریعت کے مطابق ڈھلنے کے لئے دعوتِ اسلامی تیار ہوئی ہو، بلکہ اسکے برعکس پہلے تحریک وامیر تحریک کا مزاج ٹی۔وی کے سلسلے میں تبدیل ہوا اور پھر کھینچ تان کر اسی تحریک کے ایک مفتی نے **مزاج عطار کے موافق فتویٰ لکھا** تو اب یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ ''عطاری مفتی فتویٰ لکھنے میں مخلص بالکل نہیں ہیں۔'' اللہ تعالیٰ اخلاص کی توفیق عطا کرے۔ آمین بجاہ النبی الامین علیہ افضل الصلوٰۃ و اکرم التسلیم

رہی شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں قبلہ دام ظلہ کی تحقیق اور غزالی دوراں علامہ سعید احمد کاظمی علیہ الرحمۃ والرضوان کا اس تحقیق کو سراہنا، تو عرض ہے کہ علامہ مدنی میاں قبلہ دام ظلہ کی تحقیق میں ٹی۔وی کو آئینے پر قیاس کیا گیا تھا اس وقت انکی تحقیق کے مطابق انکو یہی صحیح محسوس ہوا تھا تو انہیں

کوئی گنہگار نہیں کہتا۔ چونکہ اب دلائل سے واضح ہو چکا ہے آئینے پر ٹی۔وی کا "قیاس" قیاس مع الفارق ہی ہے۔ تو ان پر ضروری ہے کہ اپنے اس فتویٰ سے رجوع فرمائیں یا کوئی اور دلیل لائیں۔ نو پید مسائل میں تحقیق کرنا اگر ہمارے اکابر کا شیوہ تھا تو وضوحِ دلائل کے بعد رجوع بھی ہمارے اکابر ہی کا شیوہ ہے۔ غزالی دوراں علامہ سعید احمد کاظمی علیہ الرحمہ نے شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں قبلہ کی تحریر دیکھی تھی اور اس کو سراہ دیا تھا۔ لیکن اس تحقیق کے خلاف شائع ہونے والی دوسری تحریروں کو ملاحظہ فرمانے سے پہلے رحلت فرما گئے تھے۔ اسلئے ان کا تعریف کرنا موجودہ دعوتِ اسلامی کے مباحیوں کے لئے دلیل نہیں بن سکتا۔ دیکھئے "ٹی۔وی کی تحقیق، ص ۱۶۴"

ہمیں یقین ہے کہ جس طرح حضرت مفتی شریف الحق صاحب علیہ الرحمہ اور حضرت مفتی محمد شفیق احمد صاحب وغیرہ نے مخالف تحریروں کے بعد مدنی میاں کے فتویٰ پر تصدیق سے رجوع کر لیا تھا اسی طرح غزالی دوراں علامہ سعید احمد کاظمی صاحب علیہ الرحمہ کے مزاج سے بھی گمانِ غالب ہے، کہ حضور تاج الشریعہ اور حضرت خواجہ مظفر حسین صاحب کی تحریروں کے بعد وہ اپنی تصدیق سے رجوع ضرور فرما لیتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ثم رسولہ اعلم بالصواب

''دعوت اسلامی'' کے قیام سے لے کر آج تک ایسا کوئی موقعہ نہیں آیا کہ دعوت اسلامی کا نام متعین کر کے کسی مفتی نے دعوت اسلامی والوں کو مسجد سے روکنے کا فتویٰ صادر فرمایا ہو لیکن جب سے عطار صاحب نے اپنے ''شعاعی پیکر'' کے ذریعہ اپنے جذبہ حُبِّ جاہ کی تسکین کا سامان فراہم کیا ہے اور ''احترام تصاویر'' کے گناہ میں پڑے ہیں تو اس کا اثر یہ ہوا کہ دعوت اسلامی والوں کو مساجد سے روکنے کے بھی فتاویٰ صادر ہو چکے ہیں۔ عطار صاحب کے ''شعاعی پیکر'' ہی نے خود ان کی تحریک کو کس طرح خاکستر کرنا شروع کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ (ف. الف. قادری)

''دعوتِ اسلامی'' والوں کو مساجدِ اہل سنت سے روک دیا جائے

(مفتیانِ دین کا فتویٰ)

مناظرِ اہل سنت اشرف العلماء

حضرت مولانا مفتی مجیب اشرف صاحب قبلہ دام ظلہ کی تصدیق

۹۲/۸۶ے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ھذا میں؛

۱) لیپ ٹاپ جس میں ٹی.وی. کی طرح تصاویر ومناظر اس میں سنے دیکھے جا سکتے ہیں اس کے ذریعے کسی سنی عالم یا مبلغ کا بیان داخل مسجد سننا دیکھنا کیسا ہے؟

دعوتِ اسلامی کے لوگ مسجد میں ایسے پروگرام دیکھتے رہتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ہمارے یہاں جائز ہے اس لئے ہم نے ایسا کیا ہے۔

۲) مسجد کی بجلی سے اپنے ذاتی موبائل کو چارج کرنا اور معتکف کو رات میں بجلی پنکھا مسجد کے سامانوں کو استعمال کرنا اور ہر ہفتہ جماعت کی شکل میں نفلی اعتکاف کرتے ہیں اور اعتکاف کی حالات میں خلاف اعتکاف امور انجام دیتے ہیں جبکہ واقفین نے برائے مصلیان و جماعتی و امور مسجد سے وابستہ وقف کیا ہے اس طرح ان کے افعال پر و اعتکاف پر کیا حکم شرع ہے ؟

۳) مسجد میں موبائل کی مختلف قسم کی گھنٹیاں بجتی ہیں مسجد کے اندر بات کرنا اور مذکورہ حالات کی روشنی میں عوام اہلسنت کو کیا طریقہ کار اپنانا چاہئے۔

۴) کمیٹی کے افراد یا ذمہ دار حضرات انھیں کسی بات پر کچھ کہتے ہیں تو ان کا جواب ہوتا ہے کہ یہ بات ہمارے آئین و طریقہ کار میں نہیں ہے۔

(نوٹ) مذکورہ سوالات کے متعلق شہر رائے پور کے پانچ علمائے اہلسنت کے سامنے باشرع صوم و صلوٰۃ کے پابند مسلمانوں نے بیان دیا ہے۔

۱) غلام محمود احمد قادری (متولی مسجد چھوٹا پارہ، بیجناتھ پارہ، رائے پور)

۲) شکیل نوری (بیجناتھ پارہ، رائے پور) (۳) محمد ساجد (بیجناتھ پارہ، رائے پور)

۴) سید سراج (بیجناتھ پارہ، رائے پور) ۱۵ر جولائی ۲۰۰۸ء

الجواب

بعون الملک العزیز الوھاب وھو الموفق للصدق والصواب والیہ المرجع والمآب....

۱) شرع مطہر میں ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا اپنے پاس اعزازاً رکھنا حرام حرام اشد حرام بدکام بدانجام ہے اس بارے میں بے شمار احادیث و آثار منقول ہیں۔ فتاویٰ رضویہ جلد نہم، ص ۱۴۳ پر ہے احادیث اس بارے میں حد تواتر پر ہیں۔ ایک حدیث شریف میں ہے اشد الناس عذاباً یوم القیامة الذین یضاھون بخلق اللہ۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ میں فرماتے ہیں قال

اصحابنا وغیرهم من العلماء تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم وهو من الکبائر لانه متوعد علیه بهذا الوعید الشدید المذکور فی الاحادیث سواء صنعه فی ثوب او بساط او درهم او دینار او غیر ذالک ردالمحتار میں ہے فعل التصویر غیر جائز مطلقاً لانه مضاهاة لخلق الله کذافی بحر الرائق کما هو مصرح فی الجزء التاسع من الفتاویٰ الرضویه اور اکابر علمائے اہل سنت وجماعت (خصوصاً حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان صاحب قبلہ مدظلہ العالی ودیگر محققین ذوی الافہام) نے یہ ثابت فرمادیا ہے کہ ٹی۔وی، لیپ ٹاپ میں شئ مطبع تصویر ہے عکس نہیں کما هو محقق فی کتبهم ۔لہٰذا صورت مسئولہ میں جب یہ معلوم ہوگیا کہ وہ تصویر ہے عکس نہیں تو بریں تقدیر ٹی۔وی، لیپ ٹاپ دیکھنا، دکھانا مسجد وغیر مسجد ہر جگہ ناجائز ہی ہوگا اس بارے میں دعوت اسلامی کے مبلغین کی بات (قول جواز) کو ہرگز ہرگز قابل التفات نہ سمجھا جائے کہ وہ مصالح شرعیہ سے نابلد ہیں کہ اسے (ٹی۔وی دیکھنا) جائز بتانا ہزارہا ہزار باب مفاسد وا کرنا ہے و قد تقرر فی الاصول درء المفاسد اهم من جلب المصالح کما فی الاشباه والنظائر ۔بالجملہ لیپ ٹاپ، ٹی۔وی دیکھنا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔اسے جائز بتانا دین و دیانت کے خلاف وافتراء علی الشریعہ ہے۔هذا ما عندی والعلم بالحق عند ربی العظیم

۲) مسجد کے بجلی سے موبائل چارج کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ یہ خلاف غرض واقف ہے جو کہ شرعاً ناجائز وحرام ہے فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۴۵۵ پر ہے، جو چیز جس غرض کے لئے وقف کی گئی دوسری غرض کی طرف اسے پھیرنا، ناجائز ہے اگرچہ وہ غرض بھی وقف ہی کے فائدہ کی ہو کہ شرط واقف مثل نص شارع علیہ الصلاۃ والسلام واجب الاتباع ہے۔"درمختار" میں ہے شرط الواقف کنص الشارع فی وجوب العمل به ۔البتہ بہ نیت اعتکاف مسجد میں سونے اور اس کے سامان سے فائدہ حاصل کرنے میں مضائقہ نہیں کہ یہ خلاف شرط واقف نہیں۔کما لا یخفی علی اهل العلم ومن ادعیٰ خلافه فعلیه البیان بالدلیل والبرهان ۔رہا خلاف اعتکاف امور انجام دینے پر حکم اعتکاف کیا ہوگا؟ تو اس کے لئے پہلے ان امور کی وضاحت کریں پھر حکم شرعی معلوم کریں۔وهو اعلم بالصواب

۳) حدیث شریف میں ہے جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم وشراء کم وبیعکم وخصوماتکم ورفع اصواتکم ۔اپنی مساجد کو بچاؤ، نا سمجھ بچوں اور مجنونوں کے جانے اورخرید وفروخت اور، جھگڑوں اور بلند آواز کرنے سے۔پس جب مسجد میں آواز بلند کرنے کی ممانعت ہے تو موبائل کی گھنٹیاں بجانا (جس میں اکثر مزامیر ہوتی ہے) بدرجہ اولی ممنوع ہوگا اور بے ضرورت شرعیہ مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا نا جائز ہے چنانچہ "فتح القدیر" میں ہے الکلام المباح فیه مکروه یاکل الحسنات اور "الشباہ والنظائر" میں ہے "انه یاکل الحسنات کما تا کل النار الحطب "۔اور "حدیقہ ندیہ" میں ہے کلام الدنیا اذاکان مباحاً صدقاً فی المساجد بلا ضرورة داعية الی ذالک کا لمعتکف یتکلم فی حاجته اللازمة مکروه کراهة تحریم ۔یعنی دنیا کی بات جبکہ فی نفسہ مباح اور سچی ہو مسجد میں بلا ضرورت کرنی حرام ہے ضرورت ایسی جیسے معتکف اپنے حوائج ضروریہ کے لئے بات کرے۔لہٰذا صورت مسئول عنہا میں اگر کسی کو مسجد میں بے ضرورت شرعیہ بات کرتے ہوئے دیکھے تو بقدر استطاعت ہر واقف حال مسلمان پر فرض ہے کہ اسے روکے۔کما قال علیه الصلاۃ والسلام من رای منکم منکراً فلیغیره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه و ذٰلک اضعف الایمان (مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۶) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۴) اگر انھیں (یعنی مبلغین دعوت اسلامی کو) خلاف شرع امور کے ارتکاب پر گرفت کرنے کی وجہ سے یہ جواب ہے تو بایں صورت وہ لوگ بے شبہ بیباک وجری علی الدین ہیں ان کے آئین وطریقہ میں ان کا نہ ہونا دلیل جواز نہیں لہٰذا ایسے جری علی الدین، مساجد میں آنے سے روک دئے جائیں کہ وہ شرعی مجرم ہیں حدیث شریف میں ہے لعن اللہ من آوی محدثاً.. واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ احکم واتم

محمد محبوب رضا نوری بدر القادری

کتبــه

خادم التدریس دار العلوم اعلیٰ حضرت رضا نگر، ناگپور ۱۰ر رجب المرجب ۱۴۲۹ھ

تصدیق ماحررہ انفاضل العلام المجیب فھو حق صحیح والمجیب مثاب ۱۲

فقیر محمد ناظر اشرف قادری غفرلہ القوی

تصدیق

بسمہ وحمدالہ علمائے صلاح وفلاح جب دعوت اسلامی کے عام یا خاص مبلغین کو کسی غیر مناسب، لایعنی بلکہ کسی ناجائز امر سے بچانے کے لئے کچھ بھی نصیحت فرماتے ہیں تو یقیناً ایسے مواقع پر ان کا پہلا جواب یہی ہوتا ہے کہ "فلاں بات تحریک کے اصول میں ہے۔ اس لئے ہم بچ نہیں سکتے۔" "فلاں عمل تحریک کے آئین میں نہیں اس لئے ہم کر نہیں سکتے۔" تحریک کے خود ساختہ کسی چھوٹے سے چھوٹے آئین کے لئے علمائے کرام سے مکابرے پر اتر آتے ہیں۔ عطار صاحب کے دیئے طریق کار (اگر چہ وہ خلاف شرع ہی کیوں نہ ہو جیسے مائک پر نماز کے جواز کا قول، ٹی۔وی، موی پر تصاویر بنانے دیکھنے دکھانے) پر عمل پیرا ہونے اور کرانے کے لئے ضد اور جنون کی حد تک ماحول سازی کرتے ہیں۔ اس کا مجھے خود تجربہ اور مشاہدہ ہے۔ ایسی حالت میں مجیب مکرم دام ظلہ کا یہ جملہ کہ "وہ لوگ بے شبہ بے باک اور جری علی الدین ہیں" انتہائی حقیقی اور نفس الامری جملہ ہے۔ میں مذکورہ فتویٰ کی تائید کرتا ہوں۔

فخر الدین احمد قادری مصباحی

خادم جامعہ جواری الفاطمہ، ناگپور

دستخط

حضور امینِ شریعت علامہ سبطین رضا خان صاحب قبلہ رائپور

دستخط

حضور فخر اہلِ سنت، تاج الشریعہ ازہری میاں قبلہ دام ظلہ

فتوی حضور اشرف العلماء حضرت مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ دام ظلہ

۷۸۶/۹۲

مسجد میں ٹی۔وی یا لیپ ٹاپ وغیرہ دیکھنا، دکھانا بلاشبہ مسجد کی حرمت کے خلاف ہے۔ جو لوگ ایسا کرنے پر اصرار کرتے ہیں ان کو سختی کے ساتھ روکنا ضروری ہے۔ ورنہ یہ فتنہ آگے چل کر مساجد کو لہو ولعب کا اڈا بنا دے گا۔ فقط

دستخط، محمد مجیب اشرف الرضوی



۹۲

سنی حنفی مسجد چھوٹا پارہ بیجناتھ پارہ رائے پور

सुन्नी हनफ़ी मस्जिद, छोटापारा-बैजनाथपारा, रायपुर (छ.ग.)



मुतवल्ली गुलाम महमूद अहमद क़ादरी फोन 5076866 मोबाईल 98263-92110	सेक्रेटरी हाजी शाहिद खान फोन 2234167 मोबाईल 94255-11510	ख़ज़ांची नौशाद ... ... फोन 2226225 मोबा. 94252-11545

क्र. ....

۸۸/۹۲

दिनांक ....

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ھذا میں

۱ بے۔ ٹیپ ٹاپ جس میں ٹی وی کی طرح تصاویر وغیرہ ہیں اور سنا اور دیکھ سکتے ہیں اسکے ذریعہ کسی بھی سنی عالم یا مبلغ کا بیان داخل مسجد سننا دیکھنا کیسا ہے دعوت اسلامی کے لوگ مسجد میں ایسے پروگرام دیکھتے رہتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ہمارے یہاں جائز ہے اس لئے ہم نے ایسا کیا ہے

۲ بے۔ مسجد کی بجلی کا استعمال اپنے ذاتی موبائل کو چارج کرنا اور معتکف کو رات میں بجلی پنکھا مسجد کے سامانوں کو استعمال کرنا اور ہر ہفتہ جماعت کی شکل میں نفلی اعتکاف کرتے ہیں اور اعتکاف کی حالت میں خلاف اعتکاف امور بھی انجام دیتے ہیں جبکہ واقفین نے بڑے ریعبان وجماعتی وامور مسجد سے وابستہ وقف کیا ہے اس طرح ان کے افعال پر و المتکاف پر کیا حکم شرع ہے

۳ بے۔ مسجد میں موبائل کی مختلف قسم کی گھنٹیاں بجتی ہیں مسجد کے اندر بات کرنا اور مذکورہ حالات کی روشنی میں عوام اہلسنت کو کیا طریقہ کار اپنانا چاہئے

۴ بے۔ کمیٹی کے افراد یا دیگر ذمہ داران حضرات انہیں کسی بات پر ٹوکتے ہیں تو ان کا جواب ہوتا ہے کہ ہمارے یہاں یہی طریقہ کار ہے یہی ہے

نوٹ: مذکورہ سوالات کے متعلق شہر رائے پور کے عمائدین علماء اہلسنت سے متفقہ جواب مرحمت فرمائیں ... ... تاکہ شہر کے مسلمانوں نے بیان دیا ہے

आरिफ़ सिराज

(Gulam Mahmood Ahmed Qadri)
गुलाम महमूद अहमद क़ादरी,
मुतवल्ली: मस्जिद,
छोटापारा-बैजनाथपारा, रायपुर
05/07/08

شکیل نوری

[illegible]

الجواب بعون الملک العزیز الوهاب وهو الموفق للصدق والصواب والیه المرجع والمآب شرع مطہر میں ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا اپنے پاس اعزازاً رکھنا حرام حرام حرام اشد حرام بدکام بدانجام ہے اس بارے میں بے شمار احادیث و آثار متواتر فتاوی رضویہ جلد نہم ص۱۴۳ پر ہے احادیث اس بارے میں حد تواتر پر ہیں ایک حدیث شریف میں ہے اشد الناس عذابا یوم القیامۃ الذین یضاهون بخلق اللہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ مرقاۃ میں فرماتے ہیں قال اصحابنا وغیرهم من العلماء تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم وهو من الکبائر لانه متوعد علیه بهذا الوعید الشدید المذکور فی الاحادیث سواء صنعه فی ثوب او بساط او درهم او دینار او غیر ذلک، رد المحتار میں ہے فعل التصویر غیر جائز مطلقا لانه مضاهاة لخلق اللہ هکذا فی بحر الرائق کما هو مصرح فی الجزء التاسع من الفتاوی الرضویہ اور اکابر علمائے اہل سنت وجماعت (خصوصاً حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان صاحب قبلہ مدظلہ العالی و دیگر محققین ذوی الافہام) نے یہ ثابت فرمادیا ہے کہ ٹی وی، لیپ ٹاپ میں شی پر منطبع تصویر ہے عکس نہیں کما هو محقق فی کتبهم لہٰذا صورت مسئولہ میں جب یہ معلوم ہوگیا کہ وہ تصویر ہے عکس نہیں تو بریں تقدیر ٹی وی، لیپ ٹاپ، دکھانا، دیکھنا، مسجد و غیر مسجد ہر جگہ ناجائز ہی ہوگا اس بارے میں دعوت اسلامی کے مبلغین کی بات (ٹی وی جائز) کو ہرگز ہرگز قابل التفات نہیں کہ وہ مصالح شرعیہ سے نابلد ہیں کہ ایسے (ٹی وی دیکھنا) جائز بتانا ہزارہا ہزار باب فاسد وا کرتا ہے وقد تقرر فی الاصول درء المفاسد اهم من جلب المصالح کما فی الاشباه والنظائر الحاصل ٹی وی دیکھنا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ ایسے جائز بتانا دین و دیانت کے خلاف و افتراء علی الشریعۃ ہے هذا ما عندی والعلم بالحق عند ربی العظیم

(۲) مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ یہ خلاف غرض واقف ہے جو کہ شرعاً ناجائز و حرام ہے فتاویٰ شامی
ج ۴ ص ۳۶۶ پر ہے جو چیز جس غرض کے لئے وقف کی گئی دوسری غرض کی طرف اسے پھیرنا ناجائز ہے اگرچہ وہ غرض بھی وقف
ہی کے فائدہ کی ہو کہ شرط واقف مثل نص شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجب الاتباع ہے۔ در مختار میں ہے شرط الواقف
کنص الشارع فی وجوب العمل بہ البتہ بنیت اعتکاف مسجد میں سونے اور اس کے سامان سے فائدہ حاصل کرنے
میں مضائقہ نہیں کہ یہ خلاف شرط واقف نہیں کما لایخفی علی اہل العلم ومن ادعی خلافہ فعلیہ البیان بالدلیل والبرہان
یا ہند انہ ... احسنت ... اور انجام دینے پر حکم اعتکاف کیا ہوگا؟ تو اس کے لئے پہلے ان امور کی وضاحت ... پھر حکم شرعی معلوم کریں ...

(۳) حدیث شریف میں ہے جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم وشراءکم وبیعکم وخصوماتکم ورفع اصواتکم اپنی مساجد کو بچاؤ
اپنے ناسمجھ بچوں اور مجنونوں کے جانے اور خرید و فروخت اور جھگڑوں اور بلند آواز کرنے سے، پس جب مسجد میں آواز
بلند کرنے کی ممانعت ہے تو موبائل کی گھنٹیاں بجانا (جس میں اکثر مزامیر ہوتی ہے) بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوگا اور بے ضرورت شرعیہ
مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا ناجائز ہے چنانچہ فتح القدیر میں ہے الکلام المباح فیہ مکروہ یاکل الحسنات اور الاشباہ والنظائر
میں ہے انہ یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب اور حدیقہ ندیہ میں ہے کلام الدنیا اذا کان مباحا صدقا
فی المساجد بلا ضرورۃ داعیۃ الی ذلک کالمعتکف یتکلم فی حاجتہ اللازمۃ مکروہ کراھۃ تحریم یعنی دنیا کی بات
جبکہ فی نفسہ مباح اور سچی ہو مسجد میں بلاضرورت کرنا حرام ہے ضرورت ایسی جیسے معتکف اپنے حوائج ضروریہ کے لئے بات
کرے۔ لہٰذا صورت مسئول عنہا میں اگر کسی کو مسجد میں بے ضرورت شرعیہ بات کرتے ہوئے دیکھے تو بقدر استطاعت بر وقت
حال مسلمان پر فرض ہے کہ اسے روکے کما قال علیہ الصلاۃ والسلام من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع
فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان (مشکوۃ شریف ص ۴۳۶) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مسجد میں ٹی-وی یا الیکٹرونک مشین دیکھنا دکھانا ناجائز ہے، مسجد کی احترام کے خلاف ہے
بعض لوگ مساجد کو لہو و لعب کا اڈہ بنا دیتے ہیں فقط

جن گھروں میں .T.V نہیں وہ کیا کریں؟

''دعوت اسلامی'' کی ویب سائٹ پر اعلان کیا گیا ہے کہ ''مدنی چینل'' کے نام سے دبئی سے ایک چینل کا افتتاح شب برأت کو ہونے والا ہے یعنی اس سال عطار صاحب کے نامہ اعمال کی ابتداء ''احترام تصویر'' کے گناہ عظیم سے ہونے والی ہے۔ اس مبارک شب میں بھی ساری دنیا کے ''سگان عطار'' مساجد میں ذکر واذکار میں مشغولیت کے بجائے اسکرین کو عرش معلیٰ سمجھ کر نہارتے رہیں گے۔ آسمان سے ''نور'' اترنے کی بجائے ٹی وی سے ''شعاعیں'' نکلیں گی اور عطار صاحب کی برکتیں گھر گھر پہنچیں گی۔

ویڈیو گرافی کرتے وقت' وی۔ سی۔ ڈی بناتے وقت تو دعوت اسلامی والوں نے ٹی۔ وی سے اس طرح پیچھا چھڑانے اور قوم مسلم کو دھوکہ دینے کی کوشش کی تھی کہ ٹی وی گھر میں ہر گز مت لاؤ۔ حضرت صاحب کا دیدار کرنے کی مبارک خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کمپیوٹر استعمال کرلو۔ ملاحظہ ہوٹی۔ وی اور مووی کا یہ اقتباس۔

''جن خوش نصیب لوگوں کے گھروں میں ٹی وی ابھی تک داخل نہیں ہوا۔ انہیں اب بھی ٹی وی گھر میں لانے کی قطعاً حاجت نہیں۔ وہ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ ٹی وی میں بیان وغیرہ کے ذریعہ تو ان لوگوں تک پہنچنا مقصود ہے جن گھروں میں ٹی وی موجود ہے اور وہ اس کے ناجائز استعمال کے ذریعہ بربادی کے سامان کررہے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی امیر اہل سنت (دامت برکاتہم) کی زیارت کرنا چاہے اور سنتوں بھرے بیانات سے مستفیض ہونا چاہے تو وہ بآسانی کمپیوٹر کے ذریعہ اپنی اس مبارک خواہش کو عملی جامہ پہنا سکتا ہے۔ (ٹی۔وی مووی صفحہ ۱۸)

سی ڈیاں تو کمپیوٹر میں ڈالکر ''اس مبارک خواہش'' کو عملی جامہ پہنا لے گا لیکن ٹی وی چینل کا کیا ہوگا۔؟ کیا یہ چینل بھی حضرت صاحب کی کرامت سے ''وائرس'' بن کر دنیا کے سارے کمپیوٹرس میں گھس جائے گا۔؟ یا پھر صرف ''مدنی چینل'' دیکھنے کے لئے نئی ساخت کا کوئی ٹی۔وی۔ آسمان سے اترے گا۔؟ ہوسکتا ہے کہ حضرت صاحب ایسا کوئی ٹی وی جنیں (ایجاد کریں) جس میں صرف انہیں کا

دیدار ہوتا رہے۔ (الولد سر لابیہ) اگر ولادت (ایجاد) ہو جائے گی تو ہم ہرگز آپ سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ اس کا باپ کون ہے۔؟ کیونکہ بارہا دیکھا گیا ہے کہ دعوت اسلامی والے ٹی وی کو سنگسار کرتے وقت فرماتے تھے "شیطان کا بچہ"

اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ خود چینل کھول لینا ٹی۔ وی کی پرورش کرنے کے برابر ہے۔

آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ "جن کے گھروں میں پہلے سے ٹی وی موجود ہے وہ لوگ چینل دیکھیں اور جن کے گھروں میں ٹی وی نہیں ہے وہ سی ڈی کمپیوٹر پر دیکھیں۔ تو اس پر عرض ہے کہ جن گھروں میں ٹی وی ہے اور وہ ناجائز استعمال کر ہی رہے ہیں تو آپ کا چینل انہیں اس گناہ پر استقامت عطا کرے گا اور گناہوں کی آلودگیوں میں ہی پڑے رہنے پر مہر لگا دیگا۔ پھر سی ڈیز کا خریدنا اور ساتھ ہی کمپیوٹر کا خریدنا اور ان دونوں کی کارکردگی (Mentanace) کو قائم رکھنا ہر کس و ناکس کے بس میں نہیں ہے اس لئے چار و ناچار جس کے گھر میں ٹی وی نہیں ہے وہ بھی حضرت صاحب کے دیدار کی مبارک خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ٹی وی ضرور خریدے گا۔ جو سگان عطار چینل آنے کے بعد ٹی وی خریدیں گے ان کا گناہ کس کے سر ہوگا۔؟ اور جن کے گھر میں پہلے سے ٹی وی موجود ہے ان کیلئے اپنا جملہ یاد کیجئے کہ ٹی وی کھولتے ہی مراد بر آجانا ضروری نہیں۔ ان بے ہودہ مناظر اور میوزک کے گناہوں کا وبال چینل کھول کر آپ نے جان بوجھ کر اپنے سر کیوں لے لیا ہے۔؟ اپنے دل سے ہی اس کا جواب پوچھئے۔؟ میری نظر میں اس کا صرف ایک ہی جواب ہے۔ "حُبّ جاہ"

قارئین ! عطار صاحب کچھ عرصہ پہلے دعوت اسلامی کے پاکستان کے عالمی اجتماع میں ایک نوجوان لڑکی کا واقعہ بیان کر چکے ہیں جس کو انھیں کے صاحبزادہ جناب حاجی احمد رضا قادری (جو اپنے آپ کو اب قادری کی جگہ عطاری لکھتے ہیں) نے رسالہ کی شکل میں "ٹی وی کی تباہ کاریاں" کے نام سے شائع کیا ہے۔ اسی واقعہ کو ہم مختصر تصرف کے ساتھ تحریر کر رہے ہیں۔ خاص کر جناب عطار صاحب ملاحظہ

فرمائیں، اپنی تباہ کاریوں پر غور فرمائیں۔

مولینا (الیاس) صاحب مجرم کون ؟

سب بگوش ہوش سنو ! خوشی خوشی ڈارموں کی راہ ہموار کرنے والو ! فخر کیساتھ چینل بنانے والو ! آپ ہی (عطار صاحب) کو مکہ مکرمہ میں کسی نے خانماں بر باد لڑکی کا خط پڑھنے کو دیا گیا تھا، جس میں مضمون کچھ اسطرح سے تھا۔ ہمارے گھر میں TV پہلے موجود نہیں تھا ہمارے ابو دعوت اسلامی سے متاثر تھے۔ مدنی چینل (اور دیدار عطار کی سی ڈی) آنے کے بعد گھر میں ٹی۔وی اٹھالائے۔ اب ہم مدنی چینل میں دیدار عطار کے علاوہ ملکی وغیر ملکی فلمیں بھی دیکھنے لگے۔ میری اسکول کی سہیلی نے ایک دن کہا۔ فلاں "چینل" لگاؤ گی تو سیکس اپیل (Sex Appeal) مناظر کے مزے لوٹنے کو ملیں گے۔ ایک بار جب میں گھر میں اکیلی تھی وہ چینل آن کر دیا "جنسیات" کے مختلف مناظر دیکھ کر میں جنسی خواہش کے سبب آپے سے باہر ہوگئی، بے تاب ہو کر فوراً گھر سے باہر نکلی۔ اتفاق سے ایک کار قریب سے گذر رہی تھی جسے ایک نوجوان چلا رہا تھا۔ کار میں کوئی اور نہ تھا۔ میں نے اس سے لفٹ مانگی اس نے مجھے بٹھالیا۔۔۔ یہاں تک کہ میں نے اس کے ساتھ کالا منہ کر لیا۔ میری بکارت زائل ہوگی۔ میرے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگ گیا، میں برباد ہوگئی۔ بتایئے (عطار صاحب) مجرم کون ؟ میں، یا مدنی چینل سے متاثر ہو کر ٹی. وی لانے والے میرے ابو، یا (حضرت صاحب) آپ خود ؟

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے

اس گھر کو آگ لگ گئی عطار کے چراغ سے

آہ ! اس طرح TV پر مدنی چینل دیکھنے کے بہانے نہ جانے کتنی عزتیں پامال ہوتی ہونگی۔ نہ جانے کتنے ہی نوجوان دنیا ہی میں برباد ہوتے ہونگے ؟ (الامان والحفیظ)

اختتامیہ

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ٹی۔وی۔ مووی وغیرہ کے جواز کی راہ نکالنے والوں نے دو بنیادی دلیلیں پیش کیں ہیں۔

پہلی دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ ٹی۔وی۔مووی وغیرہ میں آنے والی شبیہ کے "تصویر" ہونے ہی سے انکار کردیا جائے۔اسی لئے ان لوگوں نے پہلے تو اسے "عکس" کہا اور پھر "شعاع" کہا اور آئینے کے مثل ثابت کرنے کی کوشش کی۔

دوسری دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ اسے "تصویر" تو مانا جائے لیکن حالات زمانہ،ضرورت، حاجت،عرف،تعامل،عمومِ بلوئی کا سہارا لے کر جائز کہا جائے۔اس کیلئے انہوں نے کئی مزعومہ شواہد پیش کئے ہیں۔(مثلاً (۱) ۹۹ فیصد گھروں میں ٹی۔وی۔ہوگیا ہے جو ایک فیصد بچے ہوئے ہیں وہ لوگ بھی کبھی نہ کبھی دیکھ ہی لیتے ہیں۔(۲) ٹرائی کے طور پر صرف آواز ٹی۔وی کے ذریعے پہنچائی گئی تو اتنے اتنے دینی فائدے ہوئے۔(۳) اسلام دشمن طاقتیں،اسلام کے خلاف زہر افشانیاں ٹی۔وی پر کر رہی ہیں اس لئے ان کا جواب ٹی۔وی پر ہی دیا جائے۔ (۴) مووی بنوانے سے بچنا مشکل ہے کیونکہ ائرپورٹ اور شاپنگ سینٹرز میں تو کیمرے لگے ہی رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔)

اقول ان دونوں دلیلوں میں منافات ہے۔جو اسے "تصویر" ہی نہ مانے اسے "اسبابِ تخفیف" کا سہارا لینے کی ضرورت ہی نہیں جب وہ تصویر ہی نہیں ہے تو ٹی۔وی۔مووی وغیرہ مطلقاً جائز ہوگئے۔"اسبابِ تخفیف" کا سہارا ان لوگوں کے لئے ہے جو اسے "تصویر" تسلیم کرلیں اور "حرمت" کے حکم میں "تخفیف" نکالیں۔عطاری مفتی نے ان دونوں ضدوں کو اپنے ایک فتویٰ میں جمع کردیا ہے۔پہلے "تصویر" نہ مان کر اسے حلال تسلیم کرلیا پھر حکمِ حرمت میں اسبابِ تخفیف نکال کر اسے حرام تسلیم کرلیا۔(چونکہ مذکورہ اسبابِ تخفیف سے جو تخفیف ثابت ہوگی وہ حکم حرمت ہی میں تخفیف ہوگی۔اسلئے اسے پہلے حرام ماننا ضروری ہے پھر اس میں تخفیف تلاش کرنے کی اجازت ہوگی)۔عطاری مفتی کی یہ دونوں دلیلیں متعارض ہوگئیں۔اذا تعارضا تساقطا کے اصول سے عطاری مفتی کی بات "پادر ہوا" ہوگئی۔(کیونکہ دونوں صورتوں کے احکام بھی تو مختلف ہیں۔)

اسلئے انہیں پہلے یہ حتمی فیصلہ لے لینا چاہیئے کہ ٹی۔وی۔مووی وغیرہ کی شبیہیں "تصویر" ہیں یا نہیں۔۔۔ "تصویر" مانیں تو اسی پر بحث کریں "تصویر" نہ ماننے کے متعلق کوئی دلیل پیش نہ کریں۔اگر تصویر نہیں مان رہے ہیں تو تصویر مان لینے کے متعلقات پیش نہ کریں۔میں یہ بات

اسلئے کہہ رہا ہوں کہ ان دونوں صورتوں کے احکام الگ الگ ہیں اگر اسے ''تصویر'' ہی تسلیم نہ کیا جائے گا تو ٹی۔وی اور موویِ وغیرہ مطلقاً جائز ہو جائیں گے۔اس میں ''بقدرِ ضرورت'' اور ''زمان و مکان'' کی قید نہیں ہوگی۔(بس یہ ہے کہ خارج سے کوئی سبب حرمت اس میں نہ آئے جیسے عریانی، فحاشی، میوزک وغیرہ۔)

اور اگر وہ اسے تصویر تسلیم کر لیتے ہیں تو ٹی۔وی۔موویِ وغیرہ مطلقاً جائز نہیں ہونگے۔ بلکہ ''زمان و مکان'' کی تبدیلی کے ساتھ صرف ''بقدرِ ضرورت'' رخصت ملے گی۔یعنی عدمِ تصویریت پر حکم جواز مطلقاً ہوگا اور تصویریت میں صرف رخصت وہ بھی بقدرِ ضرورت ہی ہوگی۔

دعوتِ اسلامی کی ٹی۔وی۔موویِ وغیرہ کے متعلق جو خواہشات ہیں وہ صرف ''بقدرِ ضرورت'' پر ہی منحصر نہیں ہیں بلکہ انکے افعال و کردار، تحریریں و تقریریں اس بات کی غماز ہیں کہ ٹی۔وی کو مطلقاً جائز ہونا چاہیئے۔اسلئے اسبابِ تخفیف کو پیش کرنا ان کے لئے کسی طرح فائدہ مند ہے ہی نہیں۔اب دعوتِ اسلامی کے مفتیوں کی پوری ٹیم سے میرا مطالبہ ہے کہ آپ پہلے اس بات کا صاف اعلان کیجئے کہ ٹی۔وی۔موویِ وغیرہ کے پیکروں کو آپ تصویر مانتے ہیں یا نہیں؟۔اگر آپ کا اعلان یہ ہے کہ، وہ تصویر نہیں ہے تو پھر تخفیف حرمت کے لئے اپنے مزعومہ شواہد کیوں پیش کیئے؟(کیا اس لئے کہ ان شواہد کے در پردہ عطار صاحب کے جذبہ حبِ جاہ کو تسکین ملتی ہے۔)

اور اگر آپ اسے تصویر ہی مانتے ہیں تو پھر تیار ہو جایئے مفتیانِ ذوی الاحترام آپ کو بقدرِ ضرورت اور زمان و مکان کی قید میں جکڑنے کیلئے شرعی حدود کی دیواریں کھڑی کر دینگے۔ پھر آپ کو ''دیدارِ عطار''،''احترامِ عطار''، ''بیعتِ عطار''،''دعائے عطار'' وغیرہ کے لئے کوئی موقع نصیب نہ ہوگا۔یہ تبلیغِ دین کی نہ حاجت ہیں، نہ ضرورت ہیں، نہ عرفِ عام و خاص میں ان چیزوں کا دخل ہے، نہ ہی علماء کا اس پر تعامل ہے، نہ ہی امتِ مرحومہ ایسے مخمصے میں پڑ گئی ہے کہ عطار صاحب کی عقیدت کی بغیر اس کا بیڑہ ہی پار نہ ہو۔

اللہ عزوجل حدودِ شرع میں رہ کر دینِ متین کی خدمت اور اصلاحِ اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین علیہ افضل الصلوۃ و التسلیم

استفتاء

کیا فرماتے ہیں دعوتِ اسلامی ہند کے سرپرست اور پاکستانی مفتیوں کی کابینہ اس مسئلہ میں کہ۔۔۔

سوال نمبر(۱) جس طرح ائرپورٹ، شاپنگ مال، اے۔ٹی۔ایم، بینکس وغیرہ میں کیمرے لگے ہی رہتے ہیں، اسی طرح ان مقامات پر آج کل بے پردہ لڑکیاں بھی بیٹھتی ہیں۔حکومت کے دفاتر، بینک، ائرپورٹ، شاپنگ مالوں میں یہ رواج عام ہو چکا ہے۔اپنی کسی بھی ضرورت کے لئے اگر ان مقامات پر جانا ہو تو ان عورتوں سے گفتگو کرنے سے بچنا، اور ان عورتوں کے کھلے بدنوں پر نگاہیں ڈالنے سے اپنے آپ کو بچانا ''انتہائی دشوار'' ہو چکا ہے۔ایسی صورت میں۔۔۔

☆ ان مقامات پر جانا درست ہو گا یا نہیں؟

☆ اگر اپنے کسی بھی کام کے لئے ان مقامات پر جانے کی اجازت ہے تو، چونکہ کچھ مقامات پر بے پردگی سے بچنا دشوار ہو چکا ہے اسلئے ہم اپنے گھر کی عورتوں کو بے پردہ گھومنے کی اجازت دے سکتے ہیں یا نہیں؟

☆ ہمیں غیر محرم عورتوں سے گفتگو کرنے کی مطلقاً اجازت ملے گی یا نہیں؟

☆ مذکورہ مقامات پر ان خوبصورت لڑکیوں کے کھلے بدن پر نگاہ پڑ ہی جاتی ہیں اور اس سے بچ کر رہنا خاص طور پر بڑے شہروں میں تو ''انتہائی دشوار'' ہو چکا ہے۔کیا اب مسلمان عورتوں کو اجازت ہے کہ وہ بھی کھلے بدن بازاروں میں، آفسوں میں جائیں؟

سوال نمبر(۲) آج کل ۹۹ فیصد نوجوان اپنے موبائل میں فلمی گانوں کی ''کالر ٹیون'' لگا کر رکھتے ہیں۔جب بھی انکو فون لگایا جائے تو مجبوری ہو چکی ہے کہ گانا سننا ہی پڑتا ہے۔بسوں میں ریلوے اسٹیشن، پان وغیرہ کی دوکانوں پر بھی لوگ گانے ہی لگا کر رکھتے ہیں۔

ایسی صورت میں گانے سننے کی عام اجازت ملے گی یا نہیں؟۔۔۔۔۔المستفتی

محمد آصف خان رضوی
محلّہ کھدان، ناگپور
موبائل: 09823785717

محترم قارئین! دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار اگر ان سوالوں کے جوابات عنایت فرمادیں تو ٹی۔وی کے ''مطلقاً جواز'' کی حقیقت ابھی کھل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

معزز قارئین! ہمارے مذکورہ سوالوں کے جوابات آج تک کسی طرح بھی ہمیں موصول نہ ہوسکے، حالانکہ اس کتاب کے پہلے ایڈیشن کی طباعت کو آج پورے ۹ (نو) ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ جبکہ قابلِ غور بات یہ ہے کہ ہم نے سوال میں دعوتِ اسلامی ہند کے سرپرست کو سیدھے مخاطب کیا تھا۔ ان کی طرف سے بھی کوئی جواب موصول نہ ہوا نہ ہی دعوتِ اسلامی کے مفتیوں کی کابینہ کی طرف سے ابھی تک کوئی جواب آیا ہے۔

اب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ٹی.وی. اور مووی کے سلسلے میں انکے نظریات شرعی اعتبار سے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ لہٰذا سرپرست صاحب کو اپنی برأت کا اظہار کر دینا چاہیے، ورنہ وہ عنداللہ ماخوذ ہونگے۔

مصرعہ: حیلة حلم یترک السیف مبردا

(ف. الف. قادری)

تاثرات

از قلم

اشرف الزماں حافظ وقاری **مولانا اشفاق احمد صاحب قبلہ**

بانی وناظمِ اعلیٰ الرضا دار القرأت، احسن نگر، ناگپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہاتھ میں لے کر چراغِ مصطفوی

جہاں میں آگ لگاتی پھریگی بوالہوسی

مجلسِ المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی) کی جانب سے تحریر کردہ ٹی۔وی اور موی نامی کتابچہ نظر سے گزرا جس میں انہوں نے ٹی۔وی اور موی کے جواز پر سرکار اعلیٰ حضرت اور حضور صدر الشریعہ علیہما الرحمہ کے اقوال سے دلیل پیش کی ہے۔مولوی صاحب کی یہ تحقیق اس سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔۔۔۔بقول حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ۔

نہ محقق بود نہ دانش مند

چار پائے براو کتاب چند

اعلیٰ حضرت وصدر الشریعہ علیہما الرحمہ کے بعد کیا علمائے اہلِ سنت میں کوئی ایسا نہیں ہے جوان بزرگوں کے اقوال کو سمجھتا، صرف عطار صاحب اور اُن کے تربیت یافتہ اور فیض یافتہ (کسے باشد) لوگ ہی ایسے ہیں کہ جن پر سرکار اعلیٰ حضرت وصدر الشریعہ علیہما الرحمہ کے اقوال کے معنی ومفہوم کا الہام ہوا ہے۔نہ ہی عطار صاحب نے کسی دار العلوم میں درسِ نظامیہ کی کتابیں پڑھیں اور نہ ہی کسی راسخ العلم مفتی سے افتاء کی باریکیاں سیکھیں۔اب تک تو ہمارے مشاہدہ میں یہی ہے کہ جب کسی پیچیدہ مسئلہ کے تعلق سے عطار صاحب کو حکم شرع معلوم کرنا ہوتا ہے تو عطار صاحب علمائے اہلِ سنت کی طرف رجوع کرتے رہے ہیں لیکن دھیرے دھیرے اپنے مخصوص طبقہ میں مل رہی مقبولیت نے عطار صاحب کو علماء کی ضرورت سے بھی مستغنی کر دیا اور انہوں نے اپنے ارد گرد کچھ ہم خیال مولویوں

کا پہرہ بٹھا دیا جن کے تعلق سے میں اتنا کہوں تو بیجا نہ ہوگا۔

جنوں کو عقل کا پابند کرنے کی ہدایت ہے

اب اہل ہوش بھی دیوانہ پن کی بات کرتے ہیں

بات چل رہی تھی کہ جب عطار صاحب نے درس نظامیہ کی کُتب نہیں پڑھی ہیں اور نہ ہی افتاء کی باریکیاں سمجھیں، اب صورت حال یہ ہے کہ پیچیدہ مسائل کی گتھیاں خود سلجھانے بیٹھ گئے ہیں۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ہم حضرت صاحب کے لئے علم لدنی مان لیں کہ جب بھی کوئی مسئلہ حضرت صاحب کے سامنے آیگا فورا کتب فقہ کے جزئیات حضرت صاحب پر منکشف ہوجائینگے اور اردگرد جو اہل افتاء بیٹھے ہیں وہ حضرت صاحب کے بیان کردہ اس انکشافی حل پر اپنی مہر تصدیق ثبت فرما ہی دینگے۔

حق سے بعذر مصلحت وقت پہ جو کرے گریز

اس کو نہ پیشوا سمجھ اس پر نہ اعتماد کر

حضرت صاحب اور انکے فیض یافتہ سگانِ عطار یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تحقیق جب الیاس صاحب کی ہے ہی نہیں تو بار بار حضرت صاحب کا نام کیوں لیا جارہا ہے تو اس پر ہماری صرف اتنی گذارش ہے۔۔۔

تری رہبری کا سوال ہے

ٹی۔وی اور مووی کو جائز قرار دینے کی یہ ساری تگ و دو صرف اسلئے ہے کہ سگان عطار کو اپنے مربی اور اپنے شیخ کا دنیا بھر میں ٹی۔وی اور مووی کے ذریعہ "دیدار" کرانا مقصود ہے۔ بقول سگان عطار جس دیدار کی برکت سے کئی گناہگار تائب ہوجاتے ہیں۔ لیکن جونہی حضرت صاحب کی منظور شدہ تحریر سامنے آئی جس میں اعلی حضرت وصدر الشریعہ علیہما الرحمہ کے اقوال پر قیاس مع الفارق کیا گیا ہے جس کو پڑھ کر بے ساختہ زبان پر آیا۔

ہم شیخ کے مریدوں سے سنتے تھے بزرگی

تحریر جو دیکھی تو عمامہ کے سوا ہیچ

حضرت صاحب اور انکے فیض یافتہ مولوی صاحبان اپنے مراقبہ میں علتِ جواز ڈھونڈ رہے ہیں اور علتِ حرمت جو منہ کھولے کھڑی ہے ان حضرات کو نظر نہیں آتی۔ ٹی۔وی اور مووی الیاس صاحب اور انکی جماعت کا کوئی نیا شگوفہ نہیں بلکہ یہ ارمان تو انہوں نے مدتوں سے اپنے دل میں پال رکھا تھا جسکا ظہور اب ہوا ہے۔ انکے اس ارمان کے ظہور پر تو ہماری ان سے صرف اتنی گزارش ہے کہ

۔" وَلَا تتبع الهواء فيضلك عن سبيل الله ان الذين يضلون عن سبيل الله لهم عذاب شديد" (القرآن)

ترجمہ: اور خواہش کے پیچھے نہ جا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے بیشک وہ جو اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

پہلے تو دعوت اسلامی کی نصابی کتاب "فیضان سنت" میں عطار صاحب نے یہ خواب درج کروایا کہ ٹی۔وی حضور اکرم ﷺ کا سب سے بڑا دشمن ہے" اور اب رسول اللہ ﷺ کے اس دشمن سے ایسی سانٹھ گانٹھ ہو گئی کہ اس کو اپنے دیدار کا ذریعہ بنا لیا۔ مسلکِ اعلیحضرت کا نام لیکر تعلیمات امام سے انحراف۔۔

کچھ طرزِ ستم بھی ہے کچھ اندازِ وفا بھی
کھلتا نہیں یہ راز ان کی طبیعت کا ذرا بھی

لیکن ٹی۔وی اور مووی کے منظرِ عام پر آنے کے بعد ہم اتنا تو کہہ سکتے ہیں کہ۔

کام آئی کچھ نہ پردہ نشینی حضور کی
دیکھ آئی بادِ صبا سر سے پاؤں تک

اللہ جل مجدہٗ حضرت مولانا فخر الدین احمد قادری مصباحی صاحب اور انکے احباب اور ہر اس دینی شعور رکھنے والے سنی صحیح العقیدہ کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے جو اس طوفان کو روکنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

اثر کرے نہ کرے سن تو لو میری فریاد
نہیں ہے داد کا طالب یہ بندۂ آزاد

کتاب کے صفحہ اول پر لکھا ہے کہ "شیطان لاکھ سستی دلائے مگر اس رسالے کو اول تا آخر ضرور پڑھیں۔" آخر اس تنبیہ کی مولف کو ضرورت کیوں پڑی اس تنبیہ کے ذریعے وہ عوام کو کیا تاثر دینا چاہتے ہیں؟ اگر مولف صاحب خود ہی اس سے پردہ اٹھا دیتے تو بہت اچھا ہوتا۔

۱) کیا مولف صاحب کی یہ تحقیق حرفِ آخر ہے ؟

۲) کیا اس کتاب کو پڑھنے کے بعد قاری دوسری کتاب پڑھنے کی ضرورت محسوس نہیں کریگا ؟

۳) کیا اس کتاب کی تلاوت سے نامۂ اعمال میں کثرتِ ثواب کی امید ہے ؟

۴) اس کتاب میں ایسا کیا ہے کہ اس کی تلاوت کے وقت شیطان بہت زیادہ خلل ڈالتا ہے؟ اسی لیے حفظِ ماتقدم کے طور پر یہ تنبیہ فرمائی گئی ہے؟

رسالۂ کراماتِ عطاری بنام رسالہ "ٹی۔وی اور مووی"

ٹی۔وی اور مووی کے صفحہ ۴ پر درج ہے "دعوتِ اسلامی نے جرأت مندانہ قدم اٹھاتے ہوئے ٹی۔وی کے ذریعے امیر اہلسنت کی رقت انگیز دعا بیک وقت دنیا کے ۱۴۴ ممالک میں پہنچانے کی ترکیب بنائی۔"

دعوتِ اسلامی کا یہ قدم واقعی جرأت مندانہ ہے۔ اپنے قول و فعل اور عملی جہاد کی خلاف ورزی ایسے ہی جرأت مند کیا کرتے ہیں۔ اگر ٹی۔وی کے ذریعے دنیا کے ۱۴۴ ملکوں میں حضرت صاحب کی آواز سنانا دعوتِ اسلامی کا جرأت مندانہ قدم ہے تو پھر اسے کیا کہئے گا جو ٹی۔وی اور مووی کے صفحہ ۱۶ پر تحریر ہے؟

"الحمدللہ عزوجل، دعوتِ اسلامی ٹی۔وی کے ذریعے پھیلنے والی فحاشی اور عریانی کے خلاف بہت پہلے ہی سے عملی جہاد میں مصروف ہے۔ جس کی برکت سے ایک بڑی تعداد میں ٹی۔وی۔ گھر سے باہر ہوئے ہیں۔" ایک ہی کتاب کے ان دونوں اقتباسات کو پڑھ کر حاشیۂ ذہن پر جو سوال ابھرا وہ یہ ہے ----

ایک سوال گھر سے ٹی۔وی باہر نکالنا دعوتِ اسلامی کا برقی جہاد تھا تو ٹی۔وی۔ کے ذریعے حضرت صاحب کی آواز دنیا کی ۴۴ ممالک میں پہنچانا کیا ہے ؟

جواب دعوتِ اسلامی کا جرأت مندانہ قدم !

لکھتے ہیں کہ "فی زمانہ ٹی۔وی پر آنے والے اکثر لوگ عموماً لفظوں کے کھیل میں ماہر اور ظاہری شخصیت کے حامل ہوتے ہیں۔" (ٹی۔وی اور مووی ص ۱۵)

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ٹی۔وی پر آنے والے لوگ لفظوں کے کھیل کے ماہر ہوتے ہیں مگر صاحبِ کتاب سگِ عطار بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔ پوری کتاب میں الفاظ کی تک بندی کس انداز سے کی گئی ہے وہ اہلِ علم پر مخفی نہیں ہے۔ جا بجا یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ "ادھر حضرت صاحب نے ٹی۔وی پر اپنا جلوہ دکھایا اُدھر انقلاب برپا ہوا۔" اور آگے درج ہے۔

"اگر قبلہ شیخ طریقت امیرِ اہلسنت مووی کے ذریعے اپنے سنتوں بھرے بیانات فرمائیں گے تو اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ ان بیانات کی برکت سے لوگ فلمیں، ڈرامے، گانے، بجانے وغیرہ دیکھنے سننے کے بجائے انشاء اللہ ٹی۔وی پر صرف سنی صحیح العقیدہ علماء کے بیانات یا حمد و نعت سننا شروع کر دیں گے۔۔۔۔۔ امیر اہل سنت کے سنتوں بھرے اور پُر تاثیر جلوؤں کی برکت سے انہیں ٹی۔وی کے جائز استعمال کی برکت سے تائب ہو کر صرف فرائض و واجبات پر کاربند ہونا نصیب ہوگا۔ بلکہ وہ سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن کر عاشقان رسول ﷺ کے ہمراہ مدنی انعامات کی خوشبو سے معطر معطر سنتوں بھرے مدنی قافلوں کے ذریعے اس کوشش میں مصروف ہو جائیں گے۔ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ (ٹی۔وی اور مووی ص ۱۷، ۱۸)

رنگت ہے، نزاکت ہے، لطافت ہے مگر حیف
ایک بوئے وفا یہ گل رعنا نہیں رکھتے

اسی طرح متعدد مقامات پر عوام کے تائب ہونے اور سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن جانے کے لولی پاپ (Loly-Pop) دکھائے گئے ہیں اور امید جتائی گئی ہے کہ حضرت صاحب کے ٹی۔وی پر

آنے سے ایسے ایسے نتائج برآمد ہونے کے امکانات ہیں۔لیکن دعوتِ اسلامی کے کڑے عملی جہاد کے بعد جو تجربہ اور مشاہدہ ہوا تھاوہ تو ان امکانات کے بالکل برعکس تھا۔سگِ عطار خود ہی لکھتے ہیں "الحمدللہ، دعوتِ اسلامی ٹی۔وی کے ذریعے پھیلنے والی فحاشی اور عریانی کے خلاف بہت پہلے ہی سے عملی جہاد میں مصروف ہے جس کی برکت سے ایک بڑی تعداد میں ٹی۔وی گھروں سے باہر ہوا مگر اس کے باوجود ٹی۔وی خریدنے والوں کی تعداد کم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی ہی جارہی ہے۔اب عالم یہ ہے کہ اس وقت بدقسمتی سے ۹۹ فیصد گھروں میں ٹی۔وی داخل ہونے میں کامیاب ہو چکا ہے اور رات دن گناہوں کا بازار گرم ہے۔(ٹی۔وی اور مووی ص ۱۶)

عرض یہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے اس عملی جہاد کے باوجود ٹی۔وی ۹۹ فیصد گھروں میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے اور دعوتِ اسلامی کا یہ جہاد اکبر لوگوں کو متاثر نہ کرسکا۔تو اس کی کیا گیارنٹی ہے کہ لوگ ٹی۔وی میں صرف عطار صاحب کے دیدار ہی سے مشرف ہونگے اور ٹی۔وی کا استعمال صرف مزعومہ شرعی اجازت تک محدود رکھیں گے ؟

خود دعوتِ اسلامی کے عملی جہاد کے تجربہ کے بعد دعوتِ اسلامی کی اس نئی امید کو ترجیح نہیں دی جاسکتی۔

نوٹ سگِ عطار کو اپنی کتاب میں دعوتِ اسلامی کے عملی جہاد کو باور کرانے کی ضرورت بار بار اسلئے محسوس ہو رہی ہے کہ دعوتِ اسلامی کا یہ نظریہ ہے کہ "علماء نے آج تک کیا ہی کیا ہے؟" یہ ان پر الزام یا بہتان نہیں ہے بلکہ بار ہا سگانِ عطار کو کہتے ہوئے ہر شہر کے علماء نے ضرور سنا ہے "علماء نے آج تک کیا ہی کیا ہے؟"۔بلکہ حد یہ ہے کہ اب تو علمائے اہلِ سنت سے سنی عوام کو باقاعدہ برگشتہ کرنے اور غیر عالم مبلغ کے دامِ تزویر میں پھانسنے کے لئے یہی جملہ سگانِ عطار کا بہترین ہتھیار ہے۔

سگِ عطار صاحب نے اپنی اس تالیف میں صفحہ ۱۸ پر تحریر کیا ہے۔۔

سوال جن گھروں میں ٹی۔وی نہیں وہ کیا کریں؟

جواب جن خوش نصیب لوگوں کے گھروں میں ٹی۔وی ابھی تک داخل نہیں ہوا انہیں اب بھی

ٹی۔وی گھر میں لانے کی قطعاً حاجت نہیں ۔۔۔۔۔۔(چند سطروں کے بعد)۔۔۔۔۔لہٰذا اگر کوئی امیرِ اہلِ سنت کی زیارت کرنا چاہے اور سنتوں بھرے بیانات سے مستفیض ہونا چاہے تو وہ بآسانی کمپیوٹر کے ذریعے اپنی اس مبارک خواہش کو عملی جامہ پہنا سکتا ہے۔"

عرض ہے کہ جن گھروں میں ٹی۔وی نہیں وہ دعوتِ اسلامی کے نزدیک ضرور خوش نصیب ہیں لیکن عطار صاحب کا دیدار وہ شرفِ عظیم ہے اور انکے دیدار کی خواہش ایسی مبارک ہے کہ ٹی۔وی کے گھر میں نہ ہونے کی خوش نصیبی کو دیدارِ عطار کے ارمان پر قربان کر دیا جائے اور ٹی۔وی اگر نہیں لا سکتا ہے تو کمپیوٹر خرید لے مگر دیدارِ عطار کا شرف حاصل کیے بغیر نہ رہے۔

اگر اتقوا فراسة المومن کا منظر دیکھنا ہو تو حضور مفتی غلام محمد خان صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی پیش گوئی غور سے پڑھ لیں۔۔۔۔

"دعوتِ اسلامی کے لوگ جو انکی خصوصی عقیدت میں انکی تقریروں، تحریروں اور خوابوں پر جھوم کر انہیں ولایت و مجددیت تک پہنچانے میں حدود سے آگے نکلے ہوئے ہیں، تصویر کی گھریلو عقیدت گاہ کے جواز سے فائدہ اٹھا کر انتہائی بیباکی سے اظہارِ عقیدت میں عطار صاحب کی چھوٹی بڑی قدآور تصویریں اپنے مکانوں، دکانوں، خانقاہوں، مدرسوں میں لٹکائیں گے۔ بلکہ عطار صاحب کے مجسمے نصب کر کے یادگار قائم کرنے سے بھی انہیں کوئی روک نہیں سکتا۔"

(از قلمی غیر مطبوعہ فتویٰ عمدۃ المحققین)

ٹی۔وی کے نقصانات اور عطار صاحب

"الغرض ٹی۔وی کے ذریعے بدعملی اور بدعقیدگی پھیلانے کا سلسلہ زوروں پر ہے۔ ایسے نامساعد حالات میں ٹی۔وی گھر میں رکھنا ہی نہیں چاہیئے۔ اگر ہو تو بھی فوری طور پر اس کو نکال دینا ضروری ہے۔" (ٹی۔وی اور موی ص ۱۹)

"جہاں تک گھر میں ٹی۔وی بسانے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ صرف مذہبی پروگرام دیکھنے، سننے کی نیت سے گھر میں ٹی۔وی بسانے کے حق میں نہیں ہوں۔ کیونکہ ٹی۔وی کے منفی اثرات (Side Effect) بہت ہیں۔ مثلاً اگر آپ کو تلاوت بھی سنی ہوگی تو ٹی۔وی کھولتے ہی مراد بر آجانا ضروری نہیں۔ اسکے لئے شائد کئی چینلز سے گزرنا پڑیگا اور یوں نہ چاہتے ہوئے بھی میوزک سننے اور طرح طرح کے بیہودہ مناظر دیکھنے سے واسطہ پڑسکتا ہے نیز مذہبی پروگرام بھی اکثر گناہوں کے بغیر نہیں دیکھا جاسکتا۔ کیونکہ عموماً اسکے اول و آخر بلکہ بیچ میں بھی بے پردہ عورتوں پر مشتمل اشتہارات چلائے جاتے ہیں۔ بالفرض آپ نے مذہبی پروگرام دیکھنے کے لئے ٹی۔وی لیا اور فلموں ڈراموں اور بدعقیدہ لوگوں کی تقریر سے بچ بھی گئے تب بھی گھر میں دیگر افراد کے ابتلاء کا شدید اندیشہ ہے۔" (ٹی۔وی اور مووی ص ۲۳ "امیر اہل سنت کے ٹی۔وی کے بارے میں تاثرات")

باوجود اس مشاہدہ اور تجربہ کے "دل ہے کہ مانتا نہیں"

کرم کوشیاں ہیں ستم کاریاں ہیں
بس اک دل کی خاطر یہ تیاریاں ہیں

لہٰذا اپنے ارمانوں کا تحریری گلدستہ کچھ اس طرح پیش کیا ہے "آج کل ٹی۔وی معاشرے کا جزوِ لاینفک بن گیا ہے اور کروڑوں مسلمان ٹی۔وی پر ناچ گانا اور فلم بینی کے گناہ میں مشغول ہیں۔ ہر طرف بدعقیدگیوں اور بداعمالیوں کا سیلاب ہے ایسے میں اگر ٹی۔وی کے ذریعے انکے گھروں کے اندر داخل ہو کر اعلاءِ کلمۃ الحق کا موقع ملتا ہے تو شریعت کے دائرے میں رہ کر نیکی کی دعوت دینا بے حد مفید ہے۔" (ٹی۔وی اور مووی ص ۲۲)

مجھ سے بھی ہے اقرار عدو سے بھی ہے وعدہ
کیا جانے کدھر جائیں گے نیت کدھر کی ہے

ایک ہی کتاب کے ان دونوں اقتباسات کو پڑھیے اور بار بار پڑھیے۔ ایک طرف تو یہ تنبیہ کی جارہی ہے کہ نامساعد حالات کے تحت ٹی۔وی گھر میں رکھنا ہی نہیں چاہیئے اور ہو تو بھی نکال دینا

چاہئے۔جن لوگوں کے یہاں ٹی۔وی نہیں ہے انہیں گھر میں لانے کی قطعاً حاجت نہیں۔جنابِ عطار صاحب کا یہ نظریہ تو مسلم ہے لیکن پھر یہ نیا شگوفہ چھوڑنے کی حاجت عطار صاحب کو کیوں پڑ گئی کہ ایسے میں اگر ٹی۔وی کے ذریعے انکے گھروں میں اندر داخل ہو کر اعلاءِ کلمۃ الحق کا موقع ملتا ہے تو شریعت کے دائرے میں رہ کر نیکی کی دعوت دینا بے حد مفید ہے۔

جیسا موسم ہو مطابق اسکے میں دیوانہ ہوں
مارچ میں بلبل ہوں جولائی میں پروانہ ہوں

اسکی وجہ میری سمجھ کے مطابق یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ٹی۔وی کے خلاف دعوتِ اسلامی نے عملی جہاد چھیڑ رکھا تھا لیکن اس عملی جہاد کا خاطر خواہ نتیجہ حاصل نہ ہونے کی وجہ سے اور اس عملی جہاد کے باوجود ۹۹ فیصد گھروں میں ٹی۔وی داخل ہو جانے کی وجہ سے جو اس جہاد میں ان کو ناکامی ملی اس ناکامی کو دور کرنے کے لئے ان عملی جہادیوں نے اپنے جہاد کا رخ موڑ دیا اور ہر حال میں حضرت صاحب کا دیدار ٹی۔وی یا مووی کے ذریعہ کرانے کو ہی اپنے عملی جہاد کا حصہ بنا لیا۔

(نوٹ: آج کل مساجد کے اندر لیپ ٹاپ پر حضرت صاحب کا دیدار کرایا جا رہا ہے)

دودھاری تلوار

جن دنوں دعوتِ اسلامی کا ٹی۔وی کے خلاف عملی جہاد شروع تھا ان دنوں عطار صاحب کا ایک رسالہ "ٹی.وی۔کی تباہ کاریاں" شائع ہوا تھا جو اب بھی چھپتا ہے۔اس میں ایک خواب درج ہے ویسے بھی پوری دعوتِ اسلامی کا وجود خوابوں کی بارات پر ہی منحصر ہے کبھی یہ سوتے ہوئے خواب دیکھتے ہیں کبھی جاگتے ہوئے بھی دیکھ لیتے ہیں اور کبھی تو کھڑے کھڑے بھی دیکھ لیتے ہیں۔ خواب ہے !

"میری آنکھ لگ گئی سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں کھل گئیں۔الحمد للہ مجھے غیب کی خبر دینے والے میٹھے میٹھے مصطفےٰ ﷺ کا دیدار ہو گیا میرے مکی مدنی آقا ﷺ بہت خوش نظر آرہے تھے یکا یک مبارک ہونٹوں کو جنبش ہوئی، رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور جو کچھ الفاظ

ترتیب پائے ان میں یہ بھی تھا" آج میں بے حد خوش ہوں کہ ٹی۔وی کو نکال دیا گیا ہے اس لئے تمہارے گھر آیا ہوں۔۔۔۔دیکھا آپ نے ٹی۔وی سے ہمارے میٹھے میٹھے آقا ﷺ کس قدر ناراض ہوتے ہیں اور نکالنے سے کس قدر خوش ہوتے ہیں"۔

(ٹی۔وی کی تباہ کاریاں ص ۲۹،۳۰)

ایک اور واقعہ درج ہے۔۔۔" میجر صاحب نے اپنا بیان درج کرتے ہوئے کہا۔ اتفاق رائے سے ہم نے اپنے گھر سے ٹی۔وی نکال دیا خدا کی قسم اس ایک ہفتہ کے بعد میرے بچوں کی امی کو سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت ہوئی اور آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا" مبارک ہو تمہارے گھر سے ٹی۔وی نکالنے کا عمل اللہ نے منظور فرمالیا ہے۔(ٹی۔وی کی تباہ کاریاں ص ۴۶،۴۷)

علماء کا طریقہ کار رہا ہے کہ علماء اپنے اقوال پر کتابوں سے دلیل لاتے ہیں اور عطاری صاحب اور انکی ذریت اپنے عملی جہاد کو مضبوط بنانے کے لئے خواب تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ پھر دعوتِ اسلامی کو جس عمل پر سرکار کی بشارت کی سند مل جائے اسکے مبارک ہونے میں کیا شک ہے۔ لیکن سگانِ عطار اپنے دلوں میں کیسی کیسی مبارک خواہشات رکھتے ہیں ذرا اسے بھی آپ کی نذر کرتا ہوں، لکھتے ہیں۔۔۔

"لہٰذا اگر کوئی امیرِ اہل سنت کی زیارت کرنا چاہے اور سنتوں بھرے بیانات سے مستفیض ہونا چاہے تو وہ بآسانی کمپیوٹر کے ذریعے اس مبارک خواہش کو عملی جامہ پہنا سکتا ہے۔

(ٹی۔وی اور مووی ص ۱۸)

عرض کرتا ہوں کہ سگانِ عطار کی آرزو پر بھی ایک دو خواب بیان ہو جاتے تو اس آرزو کے مبارک ہونے میں بھی کوئی شک نہیں رہ جاتا۔

اللہ رے بتوں کی تلون مزاجیاں
ہاں ہاں گھڑی میں ہے تو گھڑی میں نہیں نہیں

اور اسی کو کہتے ہیں دو مختلف نظریوں کا عجیب امتزاج اس کے علاوہ اور کہیں نہیں ملے گا۔ایک طرف ٹی۔وی کے گھر سے نکالنے پر سرکار ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونا تو دوسری طرف اسی ٹی۔وی میں، اور اگر ٹی۔وی نہیں ہو تو کمپیوٹر میں عطار صاحب کی زیارت کی مبارک خواہش کی تکمیل کرنا، اسی کو کہتے ہیں۔ ریاض توبہ نہ ٹوٹے نہ مئے خانہ چھوٹے

زباں کا پاس رہے وضع کا نباہ رہے

آخری بات

ٹی۔وی مووی کے شرعی حکم کا جواب دیتے ہوئے کتابچہ کے مؤلف نے اپنے باطل موقف پر کچھ عمائدین اہلسنت کے ناموں کا سہارا لیا ہے جس میں حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی صاحب علیہ الرحمہ، محدثِ کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب، حضور علامہ اختر رضا خان صاحب ازہری انکے علاوہ کچھ پاکستانی علماء کے نام درج ہیں۔ان تمام علماء کے نام گنوانے کے بعد لکھتے ہیں۔۔"اب کوئی عقل سے پیدل ہی ہوگا جو معاذ اللہ ان مذکورہ مشاہیر اور دیگر علماء پر فسق کا فتویٰ لگانے کی جرأت کریگا۔اللہ تعالیٰ ایسی الٹی عقل کے شر سے امت کو محفوظ فرمائے۔"

(ٹی۔وی اور مووی ص ۳۰)

بک گئے ہیں جنوں میں کیا کیا

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

کتاب کے مولف نے اپنے موقف کی کچھ ساکھ بنانے کے لئے ان مشاہیر کے ناموں کا سہارا لیکر دھونس جمانے کی ناکام کوشش کی ہے۔مولف کی مندرجہ بالا عبارت کا صاف مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ٹی۔وی کے عدمِ جواز کے قائل ہیں وہ عقل سے پیدل ہیں۔انکی عقل الٹی ہے اور وہ شریر

ہیں جن کی شرارت سے محفوظ رہنے کی دعا کی گئی ہے۔

اب بتایئے اس سے زیادہ علمائے اعلام کی کیا توہین ہوسکتی ہے کہ ان علمائے اہلِ سنت کو عقل سے پیدل، الٹی عقل والا اور شریر کہہ دیا گیا ہے۔عطار صاحب کا دیدار ٹی۔وی کے ذریعہ کرانے کی مبارک خواہش کے نشے میں وہ ایسے مخمور ہو چکے ہیں کہ انہیں یہ خیال ہی نہیں رہا کہ انکا قلم کس قدر لڑکھڑا چکا ہے اور علماء کی سخت توہین کے بھی مرتکب ہو چکے ہیں اور شائد انہیں یہ بھی خیال نہیں رہا کہ ہند کے جن عمائدینِ اہلِ سنت کے نام دھونس جمانے کے لئے انہوں استعمال کئے ہیں وہ علماء خود ہی ٹی۔وی اور مووی کے عدمِ جواز کے قائل ہیں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

عطاری مفتی اور راضی رہنے والے حضرت صاحب وانکے متبعین پر لازم ہے کہ وہ توہینِ علماء کے اس عظیم جرم سے توبہ کریں ورنہ وہ کسی طرح قابلِ اعتماد نہ ہونگے۔ربِّ قدیر انہیں توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ہم سب کو صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے۔آمین بجاہ النبی الامین علیه افضل الصلوۃ و اکرم التسلیم

اس دوسرے ایڈیشن کی اشاعت سے پہلے ایک اشتہار ناگپور کی کچھ تنظیموں نے شائع کیا تھا ہم نے مناسب یہ سمجھا کہ مضمون کی مناسبت سے اس اشتہار کو بھی اس تازہ ایڈیشن میں شامل کرلیا جائے۔ وہ ہدیہ قارئین ہے، ملاحظہ فرمائیں

۷۸۶/۹۲

اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے

سورہ تحریم ۶۶۔ آیت نمبر ۸۔ (ترجمہ کنزالایمان)

ابھی کچھ عرصے سے دعوت اسلامی کے ذمہ دار مبلغین ایک چار صفحاتی اشتہار یہ کہہ کر تقسیم کررہے ہیں کہ "یہ حضرت مفتی مطیع الرحمٰن صاحب قبلہ کا فتویٰ ہے اور ٹی وی، مووی کے سلسلے میں دعوت اسلامی کی تائید میں ہے۔" حالانکہ ان کم علموں کو معلوم ہی نہیں کہ یہ اشتہار خود انہیں کے مخالف اور پشتِ عطار پر تازیانے کی حیثیت رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔ دعوتِ اسلامی کے دعوے کے مطابق اگر یہ اشتہار واقعی مفتی مطیع الرحمٰن صاحب کا فتویٰ ہی ہے تو عرض ہے۔۔۔۔۔۔ اہل علم پر مخفی نہیں کہ مفتی مطیع الرحمٰن صاحب کے اس فتوے کا خلاصہ یہی ہے کہ شریعت کے کچھ احکام قابل سقوط ہوتے ہیں اور کچھ احکام ناقابل سقوط ہوتے ہیں۔ لہٰذا تصویر کے حرام ہونے کا حکم اُن چھ اسباب میں سے کسی ایک سبب کی موجودگی میں بعض اوقات قابل سقوط ہوجاتا ہے۔ اُن کی اس پوری تحریر کا خلاصہ یہ ہوا کہ ٹی وی، لیپ ٹاپ، وی ڈیو وغیرہ کی تصویریں، تصویریں ہی ہیں اور حرام ہیں۔ یہ اور بات

ہے کہ اسبابِ ستہ میں سے کسی ایک سبب کے پائے جانے پر اجازت اور رخصت مل سکتی ہے۔

اس پر عرض ہے کہ "تصویر کے استعمال کی رخصت ملے یا نہ ملے یہ تو بعد کی بات ہے، لیکن مفتی مطیع الرحمٰن صاحب نے تو یہ طئے کر دیا ہے کہ ٹی وی وغیرہ کے پیکر تصویر ہی ہیں، اور حال یہ ہے کہ دعوت اسلامی والے اسے تصویر نہیں مانتے۔ لہٰذا مفتی مطیع الرحمٰن صاحب کے فتوے میں اور دعوت اسلامی کے نظریہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔"

دعوت اسلامی کا نظریہ	مفتی مطیع الرحمٰن صاحب کے فتوے کا خلاصہ
لیپ ٹاپ، ٹی وی، ویڈیو وغیرہ میں جو پیکر نظر آتے ہیں وہ تصویر نہیں "عکس" ہیں یا "شعاع" ہیں اور آئینے کی مثل ہیں. لہٰذا یہ حرام نہیں (دیکھئے رسالہ ٹی وی اور مووی)	لیپ ٹاپ، ٹی وی، ویڈیو وغیرہ میں جو پیکر نظر آتے ہیں وہ بالیقین "تصویر" میں ہی شمار ہوتے ہیں اور اس کا اصل حکم یہ ہے کہ یہ حرام ہیں۔

مفتی مطیع الرحمٰن صاحب قبلہ کے فتوے کی رو سے دعوت اسلامی والے ایک حرام کے مرتکب ضرور ہوئے۔ جیسے کوئی شراب پیئے اور مفتی صاحب فرمائیں کہ شراب حرام ہے تو جواب میں کہہ دے کہ یہ شراب ہی نہیں ہے۔۔۔۔ حالانکہ مفتی صاحب کی تحقیق کے مطابق وہ شراب ہی ہے تو وہ شخص مفتی صاحب کے فتوے کے مطابق ضرور فاسق معلن کہلائے

گا۔۔۔اسی طرح دعوت اسلامی والے مفتی مطیع الرحمٰن صاحب کے فتوے کی رو سے فاسق ٹھہرے کہ مفتی صاحب کی تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ تصویر ہونے کی وجہ سے حرام ہیں اور انہوں نے شرابی کے دلائلِ فاسدہ کی طرح اسے جائز ٹھہرا کر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے تو دعوت اسلامی کے سارے ذمہ دار بشمول جناب عطار فاسق معلن ٹھہرے۔ مفتی مطیع الرحمٰن صاحب کے فتوے کے مطابق ان پر پہلے توبہ واجب ہے اس کے بعد ہی کوئی مرحلہ آگے بڑھ سکتا ہے۔لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے کہ دعوت اسلامی کے ذمہ داران اپنی توبہ کا اعلان کریں اور اپنے گناہوں کو امتِ مسلمہ پر تھوپنے سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی توبہ قبول فرمائے۔ آمین

رہا مفتی مطیع الرحمٰن صاحب کا کسی اسلامی چینل کے آغاز کا مشورہ۔۔۔تو اس پر عرض ہے کہ اس سلسلے میں بھی مفتی مطیع الرحمٰن صاحب اور دعوت اسلامی کے نظریات میں یہ فرق ہے کہ مفتی مطیع الرحمٰن صاحب چینل کو صرف اتنا استعمال کرنے کی اجازت دے رہے ہیں جتنا مرتے وقت کوئی جان بچانے کے لئے شراب کے گھونٹ دو گھونٹ پی لے یا پھر جان بچانے کے لئے مردار کا گوشت کھا لے اور دعوت اسلامی کا نظریہ یہ ہے کہ وہ شراب ہی نہیں ہے (حالانکہ سب اسے شراب ہی کہہ رہے ہیں۔) اس لئے خوب غٹا غٹ مزے لے لے کر پیتے جاؤ اور مردار کے گوشت کے کباب بنا بنا کر لطف اندوز ہوتے جاؤ۔

المشتہر

اشہر اکیڈمی، انجمنِ غوثیہ رضویہ، رضا اکیڈمی، امام احمد رضا آرگنائزیشن

ناگپور

اعلان

دعوتِ اسلامی کی تحریروں اور تقریروں میں عطار صاحب کی فضیلت نیز دعوتِ اسلامی کی فضیلت میں جو خواب بیان کیئے گئے ہیں ان کے متعلق

علماء اہلسنّت کا متفقہ نظریہ

میں نے ملک کے مقتدر اور جید اکابرین علماء کے سامنے جب بھی ان خوابوں کے متعلق ذکر کیا تو سب نے یہی فرمایا کہ ”ہم ان خوابوں سے بری ہیں اور اس طرح کے خواب لکھنے، بیان کرنے اور انکی تشہیر کرنے سے اپنی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔“

ان خوابوں سے بیزاری کی انتہا یہ ہے جو علماء دعوتِ اسلامی کی حمایت میں متشدد ہیں وہ بھی ان خوابوں سے بیزاری کا اظہار فرماتے ہیں۔ لہذا میں تمام علماء کی جانب سے یہ پیغام پہنچا رہا ہوں کہ ”جن خوابوں میں عطار صاحب یا دعوتِ اسلامی کی تعریف میں غلو کیا گیا ہے ان خوابوں کی تشہیر سے انھیں روکا جائے۔“ فقط

المعلن
فخر الدین احمد قادری مصباحی ناگپوری
(بانی و ناظم ”جامعہ جواری الفاطمہ“)
نزد حفیظ بیکری محمد علی روڈ مومن پورہ، ناگپور
Cell : 09422119472, 09325728335